SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست

25 YEARS

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444, Sub Editor: Quazi Mujiburahman

Tameerurdu@gmail.com

ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:08 / Issue : 94 Monday 7th April 2025 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۸، شمارہ نمبر ۹۴، مورخہ ۷/ اپریل ۲۰۲۵ء، بروز پیر، ۸/ شوال المکرم ۱۴۴۶ھ، قیمت ۲/ روپے، صفحات: ۴

وقف بل پر صدر جمہوریہ کے دستخط، قانون بن گیا، جمعیۃ بھی سپریم کورٹ پہنچی

لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں اپنی اکثریت کے بل پر وقف ترمیمی بل کو منظور کروائے گئے متنازع وقف ترمیمی بل پر سنیچر کی رات صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے دستخط کردیئے جس کے بعد یہ بل قانون میں تبدیل ہوگیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے خلاف لڑائی اب سپریم کورٹ منتقل ہوگئی ہے جہاں جمعیۃ علمائے ہند نے بھی پٹیشن داخل کردی ہے۔ جمعیۃ نے بل کو آئین پر براہ راست حملہ اور اقلیتوں کے مذہبی حقوق چھیننے کی کوشش قرار دیتے ہوئے عدالت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس قانون کے نفاذ کو روکنے کیلئے حکومت کو نوٹیفکیشن جاری کرنے سے باز رہنے کا عبوری حکم جاری کرے۔ جمعیۃ سے قبل مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسدالدین اویسی، کانگریس کے ایم پی محمد جاوید، عام آدمی پارٹی کے لیڈر امانت اللہ خان اور غیر سرکاری تنظیم 'اسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس' سپریم کورٹ میں اپیل داخل کرچکے ہیں۔ انہوں نے بھی قانون کو غیر آئینی اور اس کی دفعات سے متصادم قرار دیا ہے۔ مولانا ارشد مدنی نے وقف بل میں ترامیم پر سخت برہمی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ یہ قانون ملک کے آئین پر براہ راست حملہ ہے جو شہریوں کو یکساں حقوق اور مکمل مذہبی آزادی کی یقین دہانی کراتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانونی جدوجہد کے ذریعہ ہم اس ظالمانہ قانون کے نفاذ کو روکنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے اور ضرورت پڑی تو خون کے آخری قطرہ تک آئین کی بالادستی، سیکولرازم، جمہوریت اور اوقاف کے تحفظ کی قانونی اور جمہوری جدوجہد جاری رکھیں گے۔ مودی حکومت کے دعوؤں کو خارج کرتے ہوئے مولانا مدنی نے کہا کہ "یہ قانون مسلمانوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے نہیں بلکہ ان کی مذہبی آزادی پر ایک سنگین حملہ اور اس کو چھین لینے کی ایک خطرناک سازش ہے۔" مولانا مدنی نے اس یقین کا اظہار کیا کہ جس طرح عدالتوں نے کئی مقدمات میں انصاف دیا ہے اسی طرح اس اہم اور خلاف آئین قانون میں بھی انصاف دیا جائے گا۔ انہوں نے ان نام نہاد سیکولر پارٹیوں کی بھی سخت تنقید کی جنہوں نے اقتدار کی ہوس میں آئین کے رہنما اصولوں کو فراموش کردیا۔ انہوں نے کہا کہ ان پارٹیوں نے نہ صرف مسلمانوں کے مفادات کا سودا کرلیا بلکہ ملک کے آئین کو بھی اپنے پیروں تلے روند ڈالا۔

مالیگاؤں بم دھماکہ کیس کے جج کا عین وقت پر تبادلہ

مالیگاؤں: ایسے وقت میں جبکہ مالیگاؤں بم دھماکہ (۲۰۰۸ء) کیس کی سماعت تکمیل کے قریب ہے اور آئندہ چند مہینوں میں فیصلے کی امید ہے، مقدمہ کی سماعت کے کرنے والے این آئی اے کی خصوصی عدالت کے جج اے کے لاہوٹی کے تبادلے کے فیصلے نے متاثرین میں مایوسی پھیلا دی ہے۔ حالانکہ اسے معمول کا سالانہ تبادلہ قرار دیا جارہا ہے جس کے تحت جج اے کے لاہوٹی کی تعیناتی ناسک میں کردی گئی ہے، تاہم متاثرین نے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ اس کی وجہ سے برسوں بعد فیصلے کی جو امید پیدا ہوئی تھی وہ پھر معدوم ہونے لگی ہے۔ گزشتہ ۱۷/ برسوں میں مالیگاؤں بلاسٹ کی سماعت کرنے والے جج کا یہ پانچواں تبادلہ ہے۔ یاد رہے کہ اس کیس کے کلیدی ملزمین میں سادھوی پرگیہ سنگھ ٹھاکر شامل ہیں۔

متاثرین کی تبادلہ روکنے کی اپیل: متاثرین اس تبادلے کے خلاف جمعیۃ کے توسط سے بامبے ہائی کورٹ سے رجوع کریں گے۔ اس معاملے میں بم دھماکہ متاثرین کی پیروی کرنے والے وکیل پہلے ہی تبادلہ کو روکنے کیلئے بامبے ہائی کورٹ سے مداخلت کیلئے تحریری درخواست کرچکے ہیں۔ اس کے باوجود بامبے ہائی کورٹ رجسٹری کے ججوں کے معمول کے تبادلہ کی سنیچر کو جو فہرست جاری کی گئی اس میں ۲۰۲۲ء سے مالیگاؤں بم دھماکہ (۲۰۰۸ء) کیس کی شنوائی کرنے والے خصوصی جج اے کے لاہوٹی کا نام بھی شامل ہے۔ جج لاہوٹی سمیت بامبے ہائی کورٹ کی رجسٹری نے ۲۰۰/ ججوں کے تبادلے کا فیصلہ کیا ہے جن کی لسٹ سنیچر کو جاری کردی گئی ہے۔ مذکورہ حکم کے مطابق مالیگاؤں بلاسٹ کیس کی سماعت کرنے والی این آئی اے کی خصوصی عدالت کے جج اے کے لاہوٹی کو عدالت کی سالانہ تعطیل کے بعد ناسک سیشن کورٹ میں اپنا نیا عہدہ سنبھالنا ہے۔ تبادلے کے اندیشوں کو دیکھتے ہوئے ۲۰/ مارچ کو بامبے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس آلوک ارادھے کو جو مکتوب روانہ کیا گیا ہے، اس میں کہا گیا ہے کہ "اس مکتوب کے ذریعہ آپ سے مالیگاؤں بم دھماکہ متاثرین کی جانب سے انتہائی سنجیدہ اور مودبانہ درخواست کی جاتی ہے کہ اسپیشل جج اے کے لاہوٹی کو ممبئی کے سٹی اور سیشن کورٹ میں (اسپیشل کورٹ کے جج کے طور پر) برقرار رکھا جائے۔"

تاریخی کالارام مندر میں ہندوتوا کی تنگ نظری کو چیلنج

کانگریس کے ریاستی صدر ہرش وردھن سپکال نے آئینِ ہند لے کر کیا داخلہ بی جے پی حکومت وقف املاک کے بعد پدم نابھ مندر کے سونے پر بھی نظریں گاڑے بیٹھی ہے: سپکال کا انکشاف

ناسک: ناسک کے تاریخی کالارام مندر میں داخلے کے لیے بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر نے جدوجہد کی، مگر اُس وقت کے سماجی نظام نے اُنہیں مندر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی تھی۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے آئینِ ہند کی کاپی لے کر تاریخی کالارام مندر میں داخلہ حاصل کیا۔ ان کے ساتھ کرم ویر دادا صاحب گائیکواڑ کے پوتے کیپٹن کنال گائیکواڑ، رکنِ پارلیمنٹ ڈاکٹر شوبھا بچھاؤ اور سیکڑوں کارکنان بھی موجود تھے۔ مندر میں داخلے کے وقت مندر کے مہنت نے کیپٹن کنال گائیکواڑ کا خیر مقدم کیا۔ واضح رہے کہ 1930 میں جب ڈاکٹر امبیڈکر اور دادا صاحب گائیکواڑ نے مندر میں داخلے کی کوشش کی تھی، تو انہیں سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا، لیکن آج اسی مندر کے دروازے ان کی نسل کے نمائندوں کے لیے کھول دیے گئے۔ سپکال نے مندر کے مہنت کو آئینِ ہند کی ایک نقل پیش کی اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مریادا پرشوتم بھگوان رام سب کے ہیں، وہ بھارتی تہذیب کا اٹوٹ حصہ ہیں۔ آج رام نومی کے دن ان کے درشن کر کے میں نے یہ دعا کی کہ ملک و ریاست میں مساوات، بھائی چارہ اور آئینی قدروں کا بول بالا ہو۔ انہوں نے یاد دلایا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے کالارام مندر میں داخلے کے لیے 1930 سے 1935 تک پانچ سال سترہ دنوں تک ستیہ گرہ کیا، مگر مندر کے دروازے ان کے لیے بند ہی رہے۔ ایک موقع پر بھگدڑ میں وہ زخمی بھی ہو گئے تھے۔ بعد میں جب وہ گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے بیرون ملک گئے تو دادا صاحب گائیکواڑ اور سنے گروجی نے تحریک کو جاری رکھا، مگر ہندو مذہبی پیشواؤں نے انہیں آخر تک اندر نہیں آنے دیا، جس کے بعد بابا صاحب نے مذہب تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا۔ بعد ازاں کانگریس کارکنوں کے ایک اجلاس میں ریاستی صدر سپکال نے بی جے پی حکومت پر وقف اصلاحات کے نام پر املاک ہتھیانے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ 1913 میں جب انگریزوں نے دہلی کو دارالحکومت بنانے کے لیے زمین کا حصول شروع کیا تو مذہبی عبادت گاہوں کی حفاظت کے لیے وقف بورڈ کا قیام عمل میں آیا۔ اس قانون کے تحت مندر، مسجد اور گردواروں کو تحفظ حاصل تھا۔ اب بی جے پی اسی قانون میں ترمیم کے ذریعے زمینیں ہتھیانے اور پدم نابھ مندر کے سونے پر قبضہ کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ سپکال نے مزید کہا کہ چھترپتی شیواجی مہاراج اور چھترپتی سنبھاجی مہاراج کی توہین کرنے والے راہول سولاپورکر کے گھر کو پولیس تحفظ دیا جا رہا ہے، جبکہ پرشانت کورٹکر پر کارروائی کا محض ناٹک ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان عناصر کو کس کی پشت پناہی حاصل ہے، یہ عوام اچھی طرح جانتی ہے۔ انہوں نے آر ایس ایس کے نظریہ ساز گولوالکر کی کتاب Bunch of Thoughts کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس میں سنبھاجی مہاراج کے خلاف نازیبا کلمات درج ہیں۔

"اردھامسلہ" کے عوام کا بیڑ بچاؤ منچ کی جانب سے اظہار تشکر، UAPA کے ملزمان کی انکوائری DYSP آفیسر کی جانب سے کرنے کا مطالبہ

بیڑ نمائندہ! "اردھامسلہ" گاؤں کے عوام نے اپنی شاندار تعاون، بیداری اور ہوشیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہاراشٹر میں تہواروں کے دوران ایک بڑے سانحے اور سازش کو ناکام بنایا۔ واضح ہو کہ رمضان عید سے ایک روز قبل شر پسندوں نے مسجد میں بلاسٹ کر کے مقدس عبادت گاہ کے ساتھ امن وامان کو بھی نقصان پہونچایا تھا لیکن گاؤں کے افراد کے۔ جذبے کی ستائش کرتے ہوئے "بیڑ بچاؤ منچ" کی جانب سے عوام کا اظہار تشکر کیا گیا ہے" بیڑ بچاؤ منچ" کی سرگرمیوں میں فعال رہنے والے مختلف سماجی کارکن، سیاسی رہنما، وکلا تنظیم کے نمائندے، اساتذہ کی انجمن کے رہنما، سماجی اداروں سے وابستہ افراد، اور صحافی برادری کے اراکین ایک ساتھ جمع ہوئے۔ انہوں نے اردھامسلہ کی اس مسجد میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کے پس منظر میں دیہی عوام کی چوکسی، اتحاد اور موقف کو سراہتے ہوئے اسے ایک مثال قرار دیا۔ دیہاتی عوام کا متحد ہونا، اور ہر ذات ومذہب کے لوگوں کا باہمی تعاون، اس خوفناک سازش کو ناکام بنانے میں کامیاب رہا، جس سے مہاراشٹر میں بڑا سانحہ ٹل گیا۔ اس کارنامے کا اعتراف کرتے ہوئے" بیڑ بچاؤ منچ" کے اہم رہنما ڈی جی تاندلے، نتن جائبھائے، بھاؤراؤ پربھالے، ایڈوکیٹ انل بارگجے، ایڈوکیٹ نتن واگھمارے، اشوک راؤ پیڈے، ڈاکٹر سنجے تاندلے، مولانا معین الدین شیخ، باجی راؤ دھاکنے، صادق بھائی سید، عباس بھائی شیخ (اسلام پورہ)، سنجے کلکرنی اور دیگر معزز افراد نے اس تہنیتی پروگرام میں بھرپور شرکت کی۔ عوامی یکجہتی کی ضرورت: اس واقعے نے تمام شہریوں کو اتحاد کی اہمیت کا احساس دلایا ہے، اور انہیں معاشرتی بھلائی کے لیے منظم رہنے کی ترغیب دی ہے۔ "بیڑ بچاؤ منچ" کی طرف سے کیے گئے اس تہنیتی اقدام نے مقامی عوام میں ایک مثبت اور تعاون پر مبنی ماحول پیدا کرنے میں مدد دی ہے۔ مستقبل میں بھی ایسی کسی بھی سازش کے خلاف چوکسی برقرار رکھنا اور اجتماعی اتحاد کا مظاہرہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ معاشرہ مزید مضبوط بن سکے۔ اس درمیان منچ نے مجرموں کے خلاف UAPA کا قانون لگانے اور انہیں ملک دشمن اور دہشت گرد قرار دینے کے لیے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا ہے نیز مطالبہ کیا ہے اس بلاسٹ کی انکوائری اب صرف dysp رینک آفیسر کے ذریعے کی جا۔×

مہاراشٹر سرکار وقف اراضی کے بڑے گھوٹالے کو جلد ہی "کریک ڈاؤن" کرے گی: فڈنویس

موقوفہ املاک بے شک "ایشور" "اللہ" کی امانت ہے لیکن اگر ان امانتوں پر ناجائز قبضہ ہے تو اس میں شفافیت لانا ضروری ہے منظور شدہ وقف بل کا "ہندوتوا" سے کوئی تعلق نہیں

ممبئی 6/ اپریل (عزیز اعجاز کی رپورٹ) وزیراعلی دیویندر فڈنویس کا کہنا ہے کہ وقف بل کا "ہندوتوا" سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہماری سرکار جلد ہی "مہاراشٹر میں سال 2000 سے 2014 کے درمیان ایک بڑے وقف اراضی گھوٹالہ کے خلاف "کریک ڈاؤن" کرے گی۔ وزیراعلی دیویندر فڈنویس نے آج یہاں "دی ہندو" نامی ایک انگریزی اخبار سے خصوصی گفتگو میں کہا کہ وقف (ترمیمی) بل کا ہندوتوا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ایک جمہوری، سوشلسٹ جمہوریہ ہند کی آئینی روح ہے انہوں نے ترمیم شدہ قانون کی دفعات کا حوالہ دیتے ہوئے تمام طبقات کے فائدے کے لیے بل کو منظور کرنے کے فیصلے کو تاریخی قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس منظور شدہ قانون نے ایک ایسے کمزور قانون کا خاتمہ کیا جس میں وقف کی زمینوں پر غیر قانونی قبضہ جات کے خلاف کارروائی کرنے میں کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا، یہی نہیں جب یہ معاملہ عدلیہ میں جاتا تھا تب عدالیہ کو اس پر فیصلہ دینے میں سخت مشاہدات اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ منظور شدہ وقف ترمیمی بل کا مقصد موقوفہ املاک میں شفافیت لانا ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ تمام مذاہب کی موقوفہ املاک بے شک "ایشور اور" اللہ" کی امانتیں ہیں لیکن اگر ان امانتوں پر ناجائز قبضہ ہے تو اس میں شفافیت لانا ضروری ہے اور یہ کہ ان امانتوں کو عام لوگوں کے فائدے کے استعمال میں لایا جانا چاہئے نہ کہ وقف زمین کو اپنے ذاتی کاموں کے لئے استعمال کیا جائے۔ دریں اثنا وقف زمین کے گھوٹالے میں شامل کانگریس لیڈروں کے ناموں کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا کہ انہیں نام یاد نہیں ہیں لیکن کئی اہم لیڈروں کے نام ہیں۔ وزیراعلی نے وقف بل کی مخالفت کرنے پر اپوزیشن پارٹیوں پر سخت تنقید کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ وہ "اقلیتوں کی خوشنودی" کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں اور سب اپنی سیاسی ناکامی اور مایوسی کی وجہ سے ہم پر تنقید کررہے ہیں۔ یہ ان کی خوشامدی کی پالیسی ہے۔ وہ بھی جانتے ہیں کہ یہ بل آئینی ہے، وہ یہ بل کی مخالفت کر کے صرف اپنے ووٹروں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن انہیں اتنی ساری شکستوں کے بعد اب جاگ جانا چاہیے کہ خوشامدی کی بنیاد پر آپ صرف معاشرے کو تقسیم کریں گے۔ وزیراعلی فڈنویس نے وقف بل کو وقت کی ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ عملی دفعات کے ساتھ قانون لانے کا یہ صحیح وقت تھا۔ کیونکہ سابقہ قانون کی ذیلی دفعات میں اپیل کا کوئی نظام نہیں تھا۔ اگر میرے گھر کو وقف جائیداد قرار دیا جاتا تو مجھے میرے گھر کو بچانے کیلئے عدالت میں اپیل کرنے کا کوئی راستہ نہیں تھا اور یہ عمل قانونی دشواریوں کی وجہ سے بہت مشکل تھا، درحقیقت سپریم کورٹ نے خود مختلف اوقات میں کئی آبزرویشنز پاس کیں، یہ کہتے ہوئے کہ اس کا غلط استعمال کیا گیا ہے۔ یہ صرف ایک کمیونٹی کے لیے کیا جاسکتا ہے لیکن اب لوگوں کو اپیل کرنے کا قانونی حق ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے مذہبی حقوق کی خلاف ورزی کے بارے میں مسلمانوں کے خدشات کو مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے بھی دور کیا ہے لہٰذا اب مسلمانوں ہی نہیں بلکہ تمام مذاہب کے لوگوں کو اس بارے میں ایسی کوئی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے.....

ناصر سر کی جانب سے عید ملن پروگرام

بیڑ - ملیہ بوائز ہائی اسکول کے معلم قاضی ناصر کی جانب سے عید ملن پروگرام کا اہتمام کیا گیا جس میں شکشک سنگھٹنا کے راجکمار کدم، تاندلے سر و دیگر اراکین کے ساتھ صدر مدرس فیصل چاؤس سر کے علاوہ ملیہ اسکول کے اساتذہ و فیملی کے افراد موجود تھے۔

ٹرمپ ٹیرف: 'جھینگوں کا کاروبار' سب سے زیادہ متاثر

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی طرف سے عائد کردہ جوابی محصولات سے امریکہ کو ہندوستان کی سمندری خوراک کی برآمدات بری طرح متاثر ہو سکتی ہیں۔ سی فوڈ ایکسپورٹرس اسوسی ایشن آف انڈیا (ایس ای اے آئی) کے صدر پون کمار نے اتوار کو یہ بات کہی۔ مالی سال ۲۰۲۳-۲۴ء میں ہندوستان کی امریکہ کو سمندری غذا کی برآمدات ۲.۵/ بلین امریکی ڈالرس تھیں۔ کمار نے کہا کہ امریکہ کو سمندری غذا کی کل برآمدات میں جھینگا کا حصہ ۹۲/ فیصد ہے اور ہم امریکہ کو جھینگے کے سب سے بڑے سپلائر ہیں۔ کمار نے کہا کہ "یہ ڈیوٹی ویلیو چین میں تمام اسٹیک ہولڈرس کو نقصان پہنچائے گی اور ایک ہمہ گیر بحران پیدا کرے گی۔" خیال کیا جاتا ہے کہ جنوبی امریکی ملک ایکواڈور کے مقابلے ہندوستان برآمدات کے معاملے میں پیچھے رہ جائے گا کیونکہ ایکواڈور پر صرف ۱۰/ فیصد ڈیوٹی عائد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویتنام پر ۴۶/ فیصد اور انڈونیشیا پر ۳۲/ فیصد کے جوابی ٹیرف لگائے گئے ہیں۔ ان دونوں ممالک کی قیمت پر بھی ایکواڈور کو فائدہ ہوگا۔

کمار کے مطابق ایکواڈور امریکی منڈی میں جھینگے کے سب سے بڑے سپلائر کے طور پر ہندوستان کی جگہ لے سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی سمندری غذا کے برآمد کنندگان کیلئے ۱۶/ فیصد کے اس فرق کی تلافی کرنا اور ایکواڈور کی مصنوعات سے مقابلہ کرنا مشکل ہوگا۔ اس سیکٹر میں مروجہ مارجن صرف ۴/ سے ۵/ فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ زیادہ ڈیوٹی ۹/ اپریل سے نافذ ہوجائے گی کیونکہ اس وقت سمندری غذا کے ۲۰۰۰/ کنٹینرس امریکی مارکیٹ میں منتقل ہورہے ہیں۔ کمار نے کہا کہ ہندوستان میں برآمد کنندگان پر ڈیوٹی کا اثر تقریباً ۶۰۰/ کروڑ روپے ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اتنے کنٹینرس کولڈ اسٹوریج میں ہیں اور کمار نے کہا کہ ڈیلیوری کے آرڈر کے لئے ابھی تک ڈیوٹی نہیں دی گئی ہے۔ ٹرانزٹ میں سامان پر برآمد کنندگان کو برداشت کرنا پڑے گا۔

ملیہ بوائز ہائی اسکول بیڑ میں طلباء کا استقبال

بیڑ (نامہ نگار) ملیہ بوائز ہائی اسکول بیڑ میں امسال ماہ رمضان کے مبارک مہینے میں اسکول کے بعض طلباء نے دینی سلسلے سے بھی خیر کا عمل کرتے ہوئے اس پاک و مقدس مہینے میں خوب نیکیاں اور برکتیں سمیٹتے ہوئے کئی بار قران کریم معہ تجوید ختم کیا۔ اس عمل میں اسکول کے جملہ 16 طلباء نے انجام دیا جس میں سے تین طلباء کے نام نمایاں رہے جن میں جماعت ہفتم کے طالب علم شیخ معاذ شیخ متین الدین نے 11 قران معہ تجوید مکمل کیے۔ ان کے علاوہ جماعت ہفتم کے طالب علم عبدالاحد عارف شیخ نے 10 قران معہ تجوید مکمل کیے۔ ساتھ ہی اسکول کے ایک اور ہونہار طالب علم پٹھان محمد ریان خان ولد پٹھان ریاض خان نے 6 قران معہ تجوید مکمل کیے جو ششم جماعت کے طالب علم ہیں۔ ان تینوں طلباء کو بالترتیب انعام اول دوم و سوم سے اسکول کے صدر مدرس جناب فیصل چاؤش صاحب کے ہاتھوں دیا گیا اور گل پیش کر کے ان کا استقبال کیا گیا۔ ان کے انکے سرپرستوں کو بھی مبارک بات دیکر انکا بھی استقبال کیا گیا علاوہ ایسے تمام طلبا کی بھی حوصلہ افزائی کی گئی جنھوں نے ماہ رمضان میں ایک دو تین یا چار قران مجید مکمل کی۔ اس موقع پر اسکول کے نائب صدر مدرس جناب الحاج صدیقی سر سپروائزر جناب سید معین الدین سر اسکول کے تمام اساتذہ اور تمام طلبا موجود تھے۔

صادق صدیقی این سی پی اقلیتی شعبہ کے مراٹھواڑہ سکریٹری مقرر

اپریل (نامہ نگار) گذشتہ روز جب ریاست کے نائب وزیر اعلیٰ اور ضلع بیر کے سرپرست وزیر اجیت پوار مختلف کاموں کے سلسلے میں بیر آئے تب اجیت دادا پوار کے حکم پر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ریاستی صدر مبین صدیقی کے ذریعے سماجی کارکن صدیقی احمد الدین صدیقی حمید الدین کی تقرری نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے اقلیتی محکمہ کے مراٹھواڑہ سکریٹری کے طور پر کی گئی۔ اس موقع پر بیٹ قانون ساز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر یوگیش شرساگر، این سی پی لیڈر شیخ نظام و دیگر بھی اس موقع پر موجود تھے۔ صادق صدیقی این سی پی کے دیرینہ کارکن ہیں اور شروع سے ہی پارٹی میں اپنے ایماندارانہ کام کے لیے جانے جاتے ہیں۔ صادق صدیقی کو اجیت پوار نے پارٹی میں شروع سے لے کر آج تک ایماندارانہ کام کرنے کے عوض میں مذکورہ عہدے پر مقرر کیا ہے۔ پارٹی نے توقع ظاہر کی صادق صدیقی پارٹی کو مراٹھواڑہ بھر میں مضبوط کرینگے

اورنگ آباد میں اورنگ زیب کے عطیہ کردہ زمین پر رام مندر کی تعمیر کا انکشاف

اورنگ آباد اورنگ آباد کے کراڑپورہ علاقے میں واقع رام مندر کے حوالے سے ایک اہم تاریخی انکشاف سامنے آیا ہے۔ اس مندر کا ذکر آج کیا جا رہا ہے، وہ دراصل مغل بادشاہ اورنگ زیب کی سلطنت کے دور میں تعمیر ہوا تھا۔ اطلاعات کے مطابق، بادشاہ اورنگ زیب نے نہ صرف اس مندر کی تعمیر کے لیے زمین عطیہ کی تھی بلکہ مندر کے انتظام و انصرام اور اس کے مضبوطی و استحکام کے لیے تقریباً 100 ایکڑ زمین بھی بطور انعام دی گئی تھی۔ یہ زمین اورنگ آباد کے بیڑ بائی پاس پر واقع گرو لانز کے سامنے ہے۔ بتایا جارہا ہے کہ اسی عطیہ کردہ زمین پر اب ہیڈگیوار ہسپتال کی تعمیر ہونے جارہی ہے۔ اس تعلق سے محمد ہشام عثمانی، اورنگ آبادکر، نے نوجوان نسل کو اس تاریخی حقیقت سے باخبر ہونے کی ضرورت پر زور دیا ہے تاکہ ماضی کے حقائق کو صحیح تناظر میں جانا جاسکے۔

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR -E- SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

آزاد

اللہ کی ملکیت پر حکومت کی سودے بازی

ایڈوکیٹ
شیخ شاہد عرفان، ممبئی

بھارت میں سیاہ باب بابری مسجد کی شہادت سے وقوع پذیر ہوچکا ہیں، ہندوتوا کے ایجنڈے پر گامزن موجودہ حکمراں مسلمانوں کو ہراساں کرنے کا کوئی موقع ضائع نہیں کرتے، بابری مسجد کو شہید کرنے کے بعد عدالت عظمیٰ کے جذباتی فیصلے سے رام مندر کی راہ ہموار کی گئی۔ موجود حکمران عوام کو گمراہ کرنے میں مہارت رکھتے ہیں * سی اے اے اور این آر سی قانون بنایا گیا۔ گاؤ ہتھیا قانون، تین طلاق قانون، الغرض ہر وہ شئے جو اسلامی شریعت نے مسلمانوں کو قانونی طور پر عطا کی ہے. حکومت اسے ضرب لگانے کی بھرپور کوشش کررہی ہے * اسلامی شریعت میں مداخلت حکومت کا اولین ہدف ہیں * منافقانہ طرز عمل بھارت کو ہر سطح پر رسوا کر رہا ہیں * مسلمانوں کے خلاف شریعت میں جاری حکومت کا عمل دخل مسلسل جاری وساری ہے۔ اس کے لئے عدالت دیر رات تک کھولیں گئی تانکہ صبح ہونے سے قبل پھانسی کی سزاء پر عمل درآمد ہوسکے۔ وقف ترمیمی بل رات کو ایک بجے پارلیمنٹ کے لوک سبھا ایوان میں پیش کیا گیا اور اسے مکمل حمایت کے ساتھ پاس کروالیا گیا، کل ۲۸۸ ووٹ بل کی حمایت میں کیے گئے۔ اور ۲۳۲ ووٹ بل کی مخالفت میں دیئے گئے، دوسرے روز وقف ترمیمی بل راجیہ سبھا سے بھی پاس کروالیا گیا۔ اب یہ بل صدر جمہوریہ ہند کے دستخط کے ساتھ قانونی شکل اختیار کرلے گا۔ مسمانوں کے مذہبی معاملات میں حکومت کی مداخلت اپنے عروج پر ہے، وقف سے مراد وہ شے یا املاک جو کسی شخص نے کسی کو دی اپنی ذاتی جائیداد میں سے ایک حصہ یا نصف یا مکمل جائیداد وقف کردی ہو یہ جائیداد

اس شخص کی اپنی ذاتی ملکیت ہوتی ہے وہ مالک ہوتا ہے، حکومت کا اس املاک سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا ہے، جسے وہ شخص وقف کررہا ہوتا ہے، اب یہ وقف شدہ املاک نہ فروخت ہوسکتی ہے نہ اسے کوئی شخص خرید سکتا۔ خالصتاً یہ اللہ کی ملکیت ہوتی ہے۔ یہی طریقہ کار رسول سیدی محمد مصطفیٰ ﷺ کے وقت سے چلا آرہا ہے، ۱۴۴۶ سالوں سے جاری اسلامی وقف کا طریقہ کار کا یہ پہلو معاشرے کی فلاح و بہبود کے لئے بہترین طرز عمل ہے * وقف کی زمینی املاک پر مسجد یتیم خانہ، تعلیمی ادارے، مدرسے، درس گاہیں، ہسپتال وغیرہ وغیرہ تعمیر کیے گئے تانکہ معاشرے کو وقف املاک کی مدد سے فیض جاری رہے، ان اداروں کو معاشی استحکام دینے کے لئے اسی وقف کی املاک پر دوکانیں ہسپتال بنائے جاتے ہیں * تانکہ اس کی آمدنی سے اداروں کو چلایا جاسکے، غریبوں کو مسکینوں کو امداد دی جاسکے، بھارت میں آٹھ لاکھ باہتر ہزار تین سو اکاون (۸۷۲۳۵۱) سے زیادہ وقف کی گئی املاک ہیں، جس کا رقبہ نو لاکھ چالیس ہزار ایکڑ سے زیادہ ہے، وقف املاک کی مجموعی قیمت 2.1 ٹریلین روپیے سے زائد ہیں، حکومت نے وقف ترمیمی قانون بنا کر وقف کے اداروں پر اپنی مداخلت کا انتظام کرلیا، جس کے تحت کوئی بھی وقف کی گئی زمین کو اگر مقامی کلیکٹر جو حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے یہ کہ کر یہ زمین وقف کی نہیں ہے، وہ زمین سرکاری ہوجائے گی۔ پھر وہ حکومت کی ملکیت شمار کی جا* گی، حکومت چاہے تو اسے فروخت کرسکتی ہے، بلکل اسی طرح جس طرح سے حکومت نے سرکاری کمپنیوں کو فروخت کر دیا، ریلوے، ہوائی اڈے فروخت کر دیئے گئے، سمندری بندر گاہیں فروخت ہوچکی، بہت سے حکومتی ادارے اب نجی ادارے بن گئے ہیں * اربوں روپیوں کی سرکاری املاک حکومت کے ذریعے فروخت کرنے کے باوجود حکومت کے پاس سرحدوں پر تعینات ملک کی سیکورٹی فورس کو تنخواہ دینے کے لئے مطلوبہ رقم موجود نہیں ہے، ملک کی معاشی حالت کو دیمک چاٹ گئی اب کچھ نہیں پاس جس کو فروخت کرسکے وقف املاک جو خالصتاً اللہ کے نام وقف کی گئی اس اللہ کی ملکیت پر حکومت نے للچائی نظریں جمع لیں ہیں * عنقریب بہت سی وقف املاک حکومت وقف قانون کے تحت حکومت کی تحویل میں لے کر انہیں فروخت کرتی ہوئی دکھائی دیں گی، بہرکیف ۲۳۲ لوک سبھا اراکین نے وقف ترمیمی بل کی مخالفت کی اور مخالفت میں ووٹ دیا ۲۳۲ اتنی بڑی تعداد ۴۰ فی صد سے زائد بھارت کے منتخب پارلمینٹ لوک سبھا اراکین نے یہ ثابت کر دیا کہ حکومت کا یہ فیصلہ ملک کی اکثریت ہندوؤں کا نہیں ہے، بھارت کی اکثریت طبقے کے افراد بھی اس قانون کو حق بجانب تصور نہیں کر رہے۔ سیکولر پیراہن میں موجودہ حکمران مسلمانوں کو ہر سطح پر ہراساں کرتے ہوئے اپنے ظالم ہونے کا ثبوت بتدریج دے رہے ہے۔ وقف ترمیمی قانون کی ہر سطح پر مخالفت مسلمان کی ترجیحات اول ہے اور ہونی چاہیئے، عدالت کے ذریعے قانون کو غیر قانونی کی حیثیت حاصل ہوسکتی ہے پس امید ہی کی جاسکتی عدالتیں نظام کے فیصلوں سے حکومت اس قانون کو واپس لے سکتی ہے، زمینی سطح پر عام لوگوں کو وقف کیا ہوتا ہے سمجھانا ہوگا، تانکہ عوام کا جم غفیر وقف کا مقصد اور اس کے اسلامی پہلو کو سمجھ سکے، حکومت نے جو ظالمانہ قانون وقف کی املاک کو ہتھیانے کے لیے بنایا ہے وہ جان سکیں۔

غزہ لہولہو، انسانی اقدار کی دھجیاں اڑائی جارہی ہے!!

ذوالقرنین احمد

غزہ میں اسرائیلی فوج کی بربریت حد سے تجاوز کرچکی ہے تمام انسانی حقوق اور اقدار کی دھجیاں اڑائی جارہی ہے معصوم بچے بموں کے ساتھ ہوا میں اڑا دیے جارہے ہیں پوری مسلم دنیا اس وقت تماشہ دیکھ رہی ہے جن صاحب اقتدار کے پاس طاقت و قوت ہونے کے باوجود وہ مداخلت نہیں کررہے ان پر بھی ایک قیامت نازل ہوگی۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مسلمانوں کو جسم قرار دیا گیا ہے کہ اس کے کسی حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو پورا جسم تڑپ اٹھتا ہے لیکن آج کیا ہم جدی خاندانی مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئیں ہیں کیا، جن ملکوں میں اسلامی حکومتیں ہے کیا وہاں کہ مسلمانوں کے اندر اتنی سی غیرت باقی نہیں رہی ایمان وکلمہ کی بنیاد پر کیا وہ غزہ کے لیے سڑکوں پر اتر کر ان بے غیرت حکمرانوں کے خلاف احتجاج بھی نہیں کر سکتے ہیں! تاریخ اس بے حسی کو یاد رکھی گی دنیا کے دوسرے سب سے بڑی آبادی والے مذہب کے ماننے والے غزہ میں معصوم بچوں کے جسموں کے چیتھڑے اڑتے دیکھ کر بھی خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ ڈیڑھ سالہ عرصہ سے غزہ دنیا کے سپر پاور کے سامنے اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی سربلندی کے لیے بے سروسامانی کی حالت میں ڈٹا ہوا ہے اپنے معصوموں بچوں کو بیت المقدس کی آزادی کے لیے قربان کرتے جارہے ہیں۔ فلحال خبریں یہ موصول ہورہی ہے کہ غزہ پر زمینی جنگ شروع ہے اور اوپر سے بموں کی بارش ہوری ہے غزہ کو پوری طرح ختم کرنے کی تیاری ظالم اسرائیل اور امریکہ اور اس کے حواریوں نے شروع کردی ہے۔ انسانی حقوق کے نعرہ لگانے والی اقوام متحدہ اور عدل وانصاف کے نام پر قائم تنظیمیں تماشہ دیکھ رہی ہے اگر مرنے والے کسی کوئی اور مذہب کے ہوتے تو اب تک پوری دنیا شور مچاتی جگہ جگہ سڑکوں پر احتجاج ہوتے مختلف ملکوں میں پارلیمنٹ کا گھیراؤ کرلیا جاتا اور سفارت خانوں پر حملہ شروع ہوچکے ہوتے لیکن غزہ میں مرنے والے صرف اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنے والے ہونے کی بنا پر پوری دنیا خاموش کھڑی ہے کوئی آواز اٹھانے کے لیے تیار نہیں کاش کہ یہ عرب حکمران اپنے بچوں کے دکھوں سے مانوس ہوتے کاش کہ یہ ان حالات کو محسوس کرتے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے زیادہ بے حس قوم مسلم امت ہوچکی ہیں، جن کے دلوں میں اپنے مسلمان بھائیوں بچوں بہنوں کے لیے کوئی ہمدردی اخوت باقی نہیں بچی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی اہل غزہ کا حامی و ناصر ہو اللہ تعالیٰ ظالم اسرائیل امریکہ اور اس کے حواریوں کا خاتمہ فرما، یا اللہ شہر عزیمت کے مٹھی بھر جیالوں کی غیبی مدد فرما یا اللہ جس طرح تو نے بدر میں مسلمانوں کی مدد کی تھی اسی طرح اہل غزہ کی مدد کے لیے فرشتوں کی فوج بھیج دے یا اللہ غیرت وحمیت رکھنے والے حکمران عطا فرما منافقوں کو ہماری صفوں سے ختم فرما۔

آمین

وقف بل: ایک تجزیاتی جائزہ، مسلمانوں کا غم وغصہ، اور نتیش کمار و نائڈو کا کردار

تنزیل صدیقی، ممبئی

ہندوستان میں وقف املاک کا مسئلہ ہمیشہ سے ایک حساس موضوع رہا ہے۔ وقف بل کی حالیہ ترامیم نے مسلمانوں میں شدید غم و غصے کو جنم دیا ہے۔ مسلمانوں کو خدشہ ہے کہ حکومت اس بل کے ذریعے ان کی مذہبی وفلاحی املاک پر کنٹرول بڑھا کر انہیں اقلیتوں کے ہاتھوں سے چھیننے کی کوشش کررہی ہے۔ اس مسئلے میں نتیش کمار اور چندرا بابو نائڈو جیسے سیاستدانوں کے محتاط رویے کو بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔

وقف بل: پس منظر اور متنازع نکات

حکومت کی طرف سے پیش کیے گئے وقف بل میں کئی ایسے نکات شامل ہیں جو مسلمانوں کے لیے تشویش کا باعث بنے:

1. وقف املاک پر سرکاری کنٹرول▯ مسلمانوں کو خدشہ ہے کہ اس بل کے ذریعے وقف املاک کو ریاستی کنٹرول میں لے کر ان کا اصل مذہبی وفلاحی استعمال ختم کردیا جائے گا۔
2. وقف بورڈز کی خودمختاری ختم ہونے کا خطرہ▯ وقف بورڈز پہلے ہی کئی مسائل کا شکار ہیں، لیکن اس بل سے ان پر حکومتی مداخلت مزید بڑھ سکتی ہے۔
3. وقف جائیدادوں کا تجارتی استعمال▯ مسلمانوں کو شکایت ہے کہ وقف املاک کو اصل مقصد کے بجائے تجارتی منصوبوں کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ کئی شہروں میں دیکھا گیا ہے۔
4. مسلمانوں کی ناراضگی اور احتجاج▯ کئی ریاستوں میں مسلم تنظیموں، علمائے کرام، اور عوام نے اس بل پر شدید ردعمل دیا ہے اور اسے "مسلمانوں کے مذہبی حقوق پر حملہ" قرار دیا ہے۔

مسلمانوں میں غم وغصہ: احتجاج اور خدشات

وقف بل کی ترامیم کے بعد سے مسلمانوں میں شدید ناراضگی دیکھی جا رہی ہے۔

▯ سیاسی سازش کا خدشہ▯ مسلمانوں کا کہنا ہے کہ وقف املاک پر حکومت کا بڑھتا ہوا کنٹرول دراصل انہیں ان کی قیمتی جائیدادوں سے محروم کرنے کا ایک منظم منصوبہ ہے۔

▯ علمائے کرام اور مذہبی حلقوں کی مخالفت▯ مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام نے اس بل کو مسلمانوں کے مذہبی معاملات میں حکومتی مداخلت قرار دیا ہے اور اس کے خلاف اعلان کیا ہے۔

▯ مسلمان عوام میں بے چینی▯ کئی شہروں میں مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرے کیے اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس بل کو واپس لے یا مسلم کمیونٹی کے تحفظات کو مدنظر رکھ کر ترامیم کرے۔

▯ حکومت پر عدم اعتماد▯ حالیہ برسوں میں مسلمانوں نے حکومت پر اعتماد کھویا ہے، اور اس بل کو بھی اسی عدم اعتماد کے تسلسل کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

نتیش کمار کا کردار

نتیش کمار خود کو سیکولر سیاستدان کے طور پر پیش کرتے ہیں اور مسلم ووٹ بینک پر انحصار کرتے ہیں۔ تاہم، وقف بل کے معاملے میں ان کا کردار مبہم اور محتاط نظر آتا ہے:

▯ ظاہری طور پر مسلم دوست، عملی طور پر خاموش▯ وہ بظاہر مسلمانوں کے مسائل پر ہمدردی ظاہر کرتے ہیں، لیکن زمینی سطح پر وقف املاک کے تحفظ کے لیے کوئی خاص اقدامات نہیں کیے۔

▯ بہار میں وقف املاک کے مسائل▯ بہار میں کئی وقف املاک پر غیر قانونی قبضے ہیں، اور حکومت کی خاموشی پر مسلم حلقوں نے انہیں شدید تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔

▯ مسلمانوں کی بے چینی نظرانداز▯ مسلمانوں کو امید تھی کہ وہ وقف بل پر واضح موقف اختیار کریں گے، لیکن انہوں نے محتاط سیاست اپنائی تاکہ ہندو ووٹرز کو ناراض نہ کریں۔

چندرابابو نائڈو کا کردار

چندرابابو نائڈو ہمیشہ عملی سیاستدان رہے ہیں اور اپنے مفادات کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔ ان کا کردار بھی مسلمانوں کے لیے تشویشناک رہا ہے:

▯ وقف املاک کے تجارتی استعمال کے حامی▯ نائڈو کے دور میں تلنگانہ اور آندھرا پردیش میں کئی وقف جائیدادوں کو کاروباری مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا، جس پر مسلم تنظیموں نے اعتراض کیا۔

▯ سیاسی مفادات کے مطابق پالیسی▯ نائڈو مسلمانوں کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے ان کے مسائل پر نرم رویہ اپناتے ہیں، لیکن وقف املاک کے تحفظ کے لیے سخت اقدامات سے گریز کرتے ہیں۔

▯ مسلمانوں کی ناراضگی▯ کئی مرتبہ مسلمانوں نے ان پر الزام لگایا کہ وہ وقف بورڈ کو کمزور کرنے کی پالیسی پر عمل کررہے ہیں۔

اپوزیشن کا کردار

اپوزیشن جماعتوں نے وقف بل کی مخالفت ضرور کی، لیکن ان کی مخالفت زبانی حد تک محدود رہی۔

▯ کچھ پارٹیاں ظاہری مخالفت کررہی ہیں، لیکن عملی طور پر کچھ خاص اقدامات نظر نہیں آتے۔

▯ کانگریس، سماج وادی پارٹی (ایس پی)، اور ترنمول کانگریس (ٹی ایم سی) جیسے کئی اپوزیشن گروپس نے مسلمانوں کے جذبات کو دیکھتے ہوئے احتجاج کی حمایت کی، لیکن اس مسئلے کو پارلیمنٹ میں مؤثر طریقے سے نہیں اٹھایا۔

▯ اویسی اور ان کی پارٹی ایم آئی ایم نے اس بل کے خلاف سخت موقف اختیار کیا اور اسے مسلمانوں کے حقوق پر حملہ قرار دیا۔

ایک جائزہ

وقف بل پر مسلمانوں کی مخالفت اور حکومت کی پالیسی کے کئی پہلو ہیں:

▯ حکومت کی نیت پر شبہ▯ مسلمانوں کو لگتا ہے کہ وقف املاک کو ریاستی کنٹرول میں لینا ان کی خودمختاری ختم کرنے کا ایک ہتھکنڈا ہے۔

▯ سیاسی جماعتوں کی دوہری پالیسی▯ کچھ جماعتیں ظاہری طور پر مسلمانوں کے حق میں بیان دیتی ہیں، لیکن عملی طور پر خاموش رہتی ہیں۔

▯ مسلمانوں کے شدید ردعمل کے باوجود کوئی سنوائی نہیں▯ حکومت کی طرف سے کوئی سنجیدہ اقدامات نہ ہونے کے باعث مسلمانوں میں مزید ناراضگی پیدا ہورہی ہے۔

وقف بل پر مسلمانوں کا غصہ جائز ہے، کیونکہ انہیں محسوس ہوتا ہے کہ ان کی مذہبی وفلاحی املاک پر قبضے کی راہ ہموار کی جارہی ہے۔

▯ نتیش کمار اور چندرابابو نائڈو جیسے سیاستدانوں نے واضح حمایت نہیں کی لیکن محتاط رویہ اپنایا۔

▯ اپوزیشن جماعتیں بھی کھل کر میدان میں نہیں آئیں، اور ان کا کردار زیادہ تر علامتی رہا۔

▯ اگر حکومت واقعی وقف املاک کے تحفظ اور بہتر استعمال کی خواہاں ہے، تو اسے مسلمانوں کے خدشات کو سنجیدگی سے سننا ہوگا، شفافیت کو یقینی بنانا ہوگا، اور وقف بورڈز کو مضبوط کرنا ہوگا۔

▯ ورنہ، یہ مسئلہ مزید سنگین صورت اختیار کرسکتا ہے، اور مسلمانوں کا حکومت پر عدم اعتماد مزید بڑھ سکتا ہے۔

اگر مسلمان متحد ہو کر وقف بل قانون کے خلاف آواز بلند کریں تو امید ہے کہ یہ سیاہ قانون تاریخ کے کوڑے دان میں چلا جائے گا

حافظ محمد الیاس چمٹ پاڑہ مرول ناکہ ممبئی

اور بالآخر وہی ہوا جس کے اندیشے ظاہر کئے جارہے تھے چندرا بابو نائیڈو اور نتیش کمار نے اپنی وزارت کے مفادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ دھوکہ کردیا اور لوک سبھا میں وقف ترمیمی بل کو معمولی ووٹوں کی اکثریت سے کامیاب کردیا گیا۔ وقف بل کی تائید میں 288 ووٹ ڈالے گئے جبکہ اس کے خلاف 232 ووٹ ڈالے گئے انڈیا اتحاد نے یہ ثابت کردیا کہ وہ مسلمانوں اور اقلیتوں کے مفادات کا تحفظ کرنے کیلئے ڈٹے ہوئے ہیں۔ ان کا ایک بھی ووٹ ضائع نہیں ہوا اور نہ ہی بل کی تائید میں گیا۔ اگر جے ڈی یو اور تلگو دیشم کی جانب سے اس بل کی تائید نہ کی جاتی تو پھر مسلمانوں کیلئے راحت ہوتی اور بل کو منظور نہیں کروایا جاسکتا تھا۔ بی جے پی کیلئے وقف بل کی کامیابی دراصل مودی حکومت کی بقاء کا مسئلہ ہے۔ اگر وقف بل کی تلگو دیشم اور جے ڈی یو اور جے ڈی یو مخالفت کرتے اور یہ بل پاس نہیں ہو پاتا تو ایوان میں مودی حکومت کی اکثریت پر بھی سوال پیدا ہوتے اور عین ممکن تھا کہ مودی حکومت اقتدار سے محروم ہوجاتی۔ ایک ایسا موقع تھا جو سیاسی پارٹیوں کے ہاتھ آیا تھا اور ایسا لگتا ہے کہ تلگو دیشم اور جے ڈی یو نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور مودی حکومت کے ساتھ سودے بازی کرلی۔ مسلمانوں کیلئے وقف بل کی منظوری ایک نوشتہ دیوار سے کم نہیں ہے۔ انہیں ب* نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہئے کہ اس ملک میں ان کا حاشیہ تنگ کرنے میں فرقہ پرست کوئی بھی پیچھے رہنے کو تیار نہیں ہے۔ سیکولرازم کا ڈھونگ رچانے والی پارٹیاں بھی جب اپنے فائدہ کی بات آتی ہے تو مسلمانوں کو یا ان کے مفادات کو قربان کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتیں۔ جس طرح سے مودی حکومت نے مسلمانوں کو تختہ مشق بنایا ہوا ہے اسی طرح سے تلگو دیشم اور جے ڈی یو نے بھی اپنے ہی مفادات کا تحفظ کرنا ضروری سمجھا اور مسلمانوں کے مفادات کو قربان کردیا۔ یاد رکھیں یہ بل محض مسلمانوں کی جائیداد پر قبضے کی کوشش نہیں، بلکہ بھارتی جمہوریت، آئین، اور اقلیتوں کے حقوق پر ایک براہ راست حملہ ہے۔ یہ ایک یکطرفہ، آمریت زدہ، اور جبر پر مبنی فیصلہ ہے جو مسلمانوں کے مذہبی حقوق کو ختم کرنے کی کھلی کوشش ہے۔ اگر یہ بل قانون بن جاتا ہے، تو یہ بھارتی مسلمانوں کی تاریخ کا ایک سیاہ ترین دن ہوگا۔ یہ وقت مایوسی کا نہیں، بلکہ عمل اور مزاحمت کا ہے۔ اگر مسلمان متحد ہو کر آواز بلند کریں اور قانونی و جمہوری طریقے سے اس فیصلے کو چیلنج کریں، تو امید ہے کہ یہ سیاہ قانون تاریخ کے کوڑے دان میں چلا جائے گا، جیسے کئی دیگر متنازع قوانین گئے ہیں۔ یہ معرکہ آسان نہیں، مگر تاریخ بتاتی ہے کہ جب حق کے لیے ڈٹ جایا جائے تو بکاؤ قلم ہمیشہ ہار جاتا ہے! یہ بھی واضح رہے کہ اب مسلمانوں کے خلاف قانون سازی کرنے کیلئے مودی حکومت کے حوصلے مزید بلند ہوگئے ہیں اور یہ اندیشے پیدا ہونے لگے ہیں کہ مودی حکومت مزید سخت اور سنگین فیصلے بھی کرسکتی ہے۔ اس لیے اب مسلمانوں کو بھی اپنے آپسی اختلافات کو بھلا کر متحد ہونے کی ضرورت ہے اور اسلام دشمن طاقتوں کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اس سیاہ قانون کے خلاف سراپا احتجاج بن کر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔

آر ایس ایس نے آگ لگادی ہے؟

پاکستان اور بنگلہ دیش میں ہندو وقف بورڈ ہے! آپ سب سے گزارش ہے اور کنیٹ سوس سے انہیں پڑھے۔ ایوکیو ٹرسٹ پراپرٹی بورڈ (ETPB) پاکستان سرکار ہے۔ پاکستان کا ہندو وقف بورڈ ہے۔ تمام ہندو سکھ جین بودھ اور دوسرے نان مسلم کی مذہبی پراپرٹی کو اس بورڈ میں شامل کیا گیا ہے۔ کوئی بھی مسلمان ان پراپرٹی کی خرید وفروخت قبضہ رہائش وغیرہ کچھ بھی نہیں کرسکتا! ان بورڈ میں کوئی بھی مسلم شامل نہیں ہوسکتا صرف ہندو ETPB کو مینج کرتے ہیں۔ دیوتر پراپرٹی ایکٹ بنگلہ دیش سرکار، یہ بنگلہ دیش کا ہندو وقف بورڈ ہے صرف ہندو ہی شامل ہوتے ہیں۔ پاکستان ہندو وقف سے بھی بڑا ہے ۳ لاکھ سے زیادہ ہندو پراپرٹی شامل ہے۔ بہت سخت قانون ہے۔ الگ سے ٹریبونل اور کورٹ بھی بنے ہے۔ بنگلہ دیش میں الگ الگ ہندو جاتی کے جو مذہبی مقامات ہے انھیں سرکار حفاظت ملی ہے۔ ڈھاکہ شوری کالی باڑی ڈھاکہ ہندو وقف کے تحت آتا ہے اور بنگلہ دیش کا راشٹریہ مندر ہے۔ بابری مسجد کی شہادت کے بعد بھی ایسی صورت حال پیش آئی تھی۔ عرب ممالک تو آج تک بابری مسجد کی شہادت کا بدلہ مہنگا پیٹرول دے کر لے رہے ہیں۔ جو بھارت میں مہنگائی ایک سب سے بڑی وجہ ہے۔ آر ایس ایس نے آگ لگادی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ آگ کتنے ممالک میں پھیلتی ہے۔

ابو ماثیر ممبئی

ادھوٹھا کرے صاحب کا شکریہ

لوک سبھا میں بحث و مباحثہ کے بعد آخر کار وقف ترمیمی بل کو منظوری مل ہی گی۔ بل کی حمایت میں 288 ووٹ ڈالے گئے، اور بل کے خلاف 232 ووٹ ارکان پارلیمنٹ نے دیے۔ ایسے سنگین حالات میں جناب ادھوٹھا کرے اور ان کی پارٹی شیوسینا (ٹھاکرے) کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ھیں کہ انھوں نے ھم مسلمانوں کے حق کا ساتھ دیا اور بل کے خلاف اپنی آواز بلند کی۔ اور ساتھ ھی ساتھ ان کے راجیہ سبھا ممبر جناب سنجے راوت صاحب کا بھی شکریہ کہ انھوں نے بی باکی سے کہا کہ موجودہ حکومت کو ملک کہ غریب مسلمانوں کی بہت فکر ھو رھی ھے اتنی فکر محمد علی جناح نے بھی نھی کی ھوگی۔ ھم امید کرتے ھیں کہ مستقبل میں بھی ادھوٹھا کرے صاحب اور ان کی پارٹی ھم اقلیتوں کے حق میں اپنی آواز اٹھاے گی۔۔

محمد انور انصاری مومن پورہ ممبئی 11

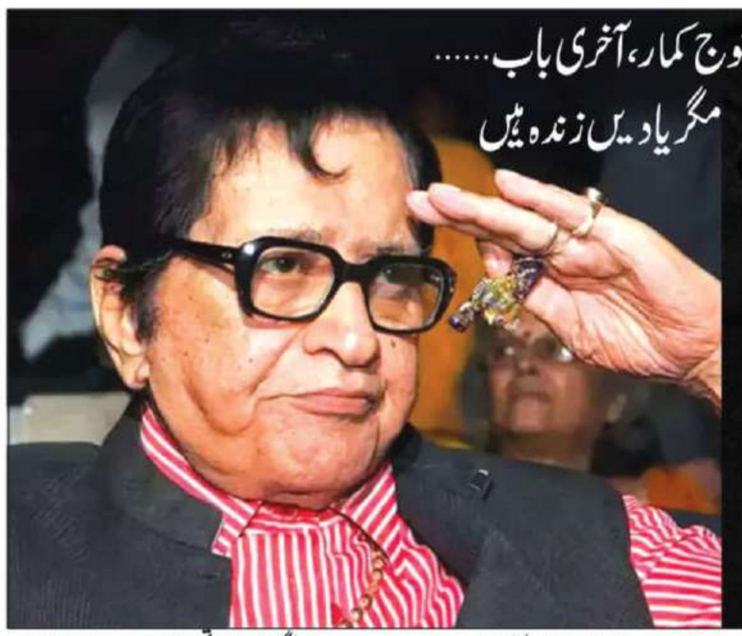

احمد علی: نئی دہلی

منوج کمار...یہ نام ذہن میں آتا ہے تو زبان پر خود بخود وطن پرستی کے وہ گیت آجاتے ہیں جنہوں نے ممبئی کی فلمی دنیا میں انہیں بھارت کمار کی پہچان دی تھی۔ فلمی دنیا میں وطن پرستی اور حب الوطنی کے جوش کو جنون کی شکل دینے والے کا نام تھا منوج کمار۔ آج منوج کمار دنیا سے رخصت ہو گئے، ان کے فلمی سفر کو فلموں کی تعداد یا اعداد وشمار کے بجائے ان کی قوم پرستی کے جذبے اکے لیے یاد کیا جائے گا بلکہ انہیں سلام بھی جائے گا۔ خراب صحت کے سبب وہ ایک طویل عرصے سے فلمی دنیا سے دور تھے لیکن اس کے باوجود فلمی دنیا کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

آپ کو بتا دیں کہ منوج کمار کا تعلق سرحد پار سے تھا یعنی کہ ان کی پیدائش پاکستان میں ہوئی تھی۔ 1947 کی تقسیم سے پہلے ایبٹ آباد کا ماحول پُرسکون اور قدرتی کے رنگوں سے سجا ہوا تھا۔ یہیں 24 جولائی 1937 کو ہری کرشن گوسوامی نے آنکھ کھولی۔ کسے خبر تھی کہ ایبٹ آباد کی ان گلیوں میں بچپن گزارنے والا یہ بچہ، ایک دن فلمی دنیا کا درخشندہ ستارہ منوج کمار بنے گا؟ اس کے ننھیال کا تعلق ایبٹ آباد سے اور ددھیال کا مشہور قصبہ جنڈیالہ شیر خان (ضلع شیخوپورہ) سے تھا۔ وہی خطہ جہاں صوفی شاعر وارث شاہ نے "ہیر" جیسا شاہکار تخلیق کیا۔

منوج کے والد اردو شاعر تھے، سو ادب اور زبان کی شیرینی اس کے لہو میں شامل ہو چکی تھی۔ لاہور، جنڈیالہ اور ایبٹ آباد کی مہکتی یادیں اس کے بچپن کا حصہ تھیں۔ مگر پھر تاریخ کا ایک نیا موڑ آیا۔ ہندوستان کی تقسیم۔ امن کے سپنوں کو فسادات کی آگ نے جلا دیا۔

منوج کے والد نے دل پر پتھر رکھ کر جنڈیالہ شیر خان چھوڑا اور اہل خانہ سمیت دہلی میں ریفیوجی کیمپ میں پناہ لی۔ زندگی نے ایک نئی کروٹ لی۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد منوج نے فلمی دنیا کے خواب آنکھوں میں بسائے اور 9 اکتوبر 1956 کو، صرف 19 برس کی عمر میں دہلی سے ممبئی کی جانب رخ کیا۔ یہاں سے ایک نئے سفر کا آغاز ہوا جو نہ صرف بطور اداکار بلکہ ایک محب وطن کہانی کار کے طور پر بھی۔

ابتدا میں اسے فلم "فیشن" (1957) میں ایک بوڑھے کا کردار ملا، جب کہ وہ خود ابھی جوانی کی دہلیز پر تھا۔ پھر وقت کے ساتھ فلمیں آتی گئیں بی سہارا، چاند، ہنی مون، کانچ کی گڑیا، اور رفتہ رفتہ اس کی اداکاری کو پہچان ملنے لگی۔ "وہ کون تھی؟" (1964) نے تو گویا شہرت کے دروازے ہی کھول دیے۔ مگر اصل پہچان "شہید" سے ملی، جس میں اس نے بھگت سنگھ کا کردار ادا کر کے سب کے دل جیت لیے۔

جب منوج کمار، بھارت کمار بنے

1967 میں منوج کمار نے نہ صرف اداکاری کی بلکہ ہدایت کاری میں بھی قدم رکھا۔ اس کی پہلی فلم "اپکار" تھی، جو 11 اگست 1967 کو یوم آزادی سے صرف چند دن پہلے ریلیز ہوئی۔ یہ وہ لمحہ تھا جب منوج کمار صرف ایک اداکار نہ رہا، بلکہ قوم پرستی کا چہرہ بن گیا۔

"اپکار" نے نہ صرف باکس آفس پر کامیابی کے جھنڈے گاڑے بلکہ حب الوطنی کے سینما میں ایک نئی راہ کھولی۔ فلم میں کسان، سپاہی، بھائی، بیٹے اور وطن پرست ہر پہلو کو دکھایا گیا۔ منوج کمار کے کرداروں نے وطن سے محبت، قربانی، اور دیہی ہندوستان کی سادگی کو اس قدر خوبصورتی سے پیش کیا کہ انہیں "بھارت کمار" کا لقب ملا۔ اس فلم میں آشا پاریکھ، پریم چوپڑا، پران، کامنی کوشل اور دیگر فنکاروں نے بھی شاندار اداکاری کی۔ گیت "میرے دیش کی دھرتی سونا اگلے" آج بھی قومی جذبات کو زندہ کرتا ہے۔

فلمی محبت اور وطن پرستی کا امتزاج

1960 کی دہائی میں جب سینما سماجی تبدیلیوں کا آئینہ بن رہا تھا، منوج کمار نے سوشلسٹ نظریات، کسانوں کی جدوجہد، اور آزادی کی تحریک کو بڑے پردے پر اتنی دل سے پیش کیا کہ لوگ صرف فلم نہیں دیکھتے تھے، محسوس کرتے تھے۔ "پورب اور پچھم"، "شور"، "روٹی کپڑا اور مکان" اور "کرانتی" جیسی فلمیں اس کی محب وطن فلمی شناخت کو مزید مستحکم کرتی چلی گئیں۔ "کرانتی" میں اس نے دلیپ کمار جیسے لیجنڈ کو دوبارہ پردے پر لا کر تاریخ رقم کی۔

آخری باب......مگر یادیں زندہ ہیں

منوج کمار نے اپنے بیٹے کنال گوسوامی کو فلم "جے ہند" میں متعارف کروایا، مگر فلم کامیاب نہ ہو سکی۔ رفتہ رفتہ فلمی دنیا سے ان کا فاصلہ بڑھتا گیا مگر ان کی فلمیں آج بھی سینما میں حب الوطنی کا استعارہ سمجھی جاتی ہیں۔ انہیں دادا صاحب پھالکے ایوارڈ، فلم فیئر، اور پدم شری جیسے اعزازات سے نوازا گیا۔ آج جب منوج کمار ماضی کی یادوں میں کھوئے بیٹھے ہوتے ہیں تو لاہور، ایبٹ آباد اور جنڈیالہ شیر خان کی گلیاں ان کے دل کو کھینچتی ہیں۔

مینوسفیئر

مردانگی سے متعلق شدت پسند نظریات کی وہ دنیا جہاں بچوں کے ذہنوں میں خواتین سے 'نفرت کا زہر گھولا جا رہا ہے'

نیٹ فلیکس کی نئی سیریز (Adolescence) ایک انتہائی پریشان کن سوال کو جنم دیتی ہے: آخر ایک 13 سالہ لڑکے کو اپنی ہم جماعت لڑکی کو قتل کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا؟

اس کا ایک جواب بظاہر 'مینوسفیئر' (manosphere) میں نظر آتا ہے۔ یہ اصطلاح پہلی بار سنہ 2009 میں سامنے آئی، جو مردوں کی آن لائن کمیونٹیز کے نیٹ ورک کے بارے میں بتاتی ہے۔ اس میں کئی نظریات کے حامل گروپس شامل ہوتے ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ مردوں کے پاس زیادہ اختیارات نہیں جبکہ کچھ عورتوں سے نفرت جیسے خیالات کے حامل ہوتے ہیں۔ تاہم اب یہ معاملہ انٹرنیٹ کی دنیا سے انفلوئنسرز کی دنیا میں آگیا اور اس حوالے سے بات کرنے میں رومانیہ کے متنازع انفلوئنسر اینڈریو ٹیٹ جیسے انفلوئنسرز دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ اس فلم کے رائٹر جیک تھرون اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے بہت گہرائی تک گئے۔ انھوں نے بی بی سی کے پروگرام 'نیوز نائٹ' میں بتایا کہ 'مجھے احساس ہوا کہ اس میں کچھ بہت پُرکشش تھا۔ یہ صرف اینڈریو ٹیٹ تک محدود نہیں بلکہ ایسے خیالات ہر جگہ موجود ہیں۔'

ماہرین کہتے ہیں کہ انفلوئنسرز اور گروپس، ٹوٹ پھوٹ کی شکار کمیونٹی اور نوجوانوں کو درپیش سماجی اور معاشی چیلنجز کی وجہ سے پیدا ہونے والے خلا کا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ سنہ 1970 کی دہائی میں حقوق نسواں کی دوسری تحریک کے دوران، جس میں مساوی حقوق اور امتیازی سلوک کے مسائل پر توجہ مرکوز کی گئی، امریکہ کے سماجی کارکن وارن فیرل مردوں کی 'مین لبریشن موومنٹ' کی ایک نمایاں آواز بن گئے۔ 'مین لبریشن موومنٹ' حقوق نسواں کی حمایت کرنے والے مردوں کی تحریک تھی۔ وارن فیرل کا ماننا تھا کہ صنفی کردار اور پدرانہ نظام سے مردوں کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ 'مینوسفیئر' پر تحقیق کرنے والے پروفیسر ڈیبی گنگ بتاتے ہیں کہ 'لیکن جب فیمینسٹس نے مردوں کی طرف سے خواتین کے خلاف تشدد کی جانب توجہ دلائی، تو ان دونوں تحریکوں کا آپس میں ٹکراؤ ہوا۔' وارن فیرل کا اس بارے میں یہ خیال تھا کہ فیمینسٹس دراصل برابری سے زیادہ طاقت کے حصول میں دلچسپی رکھتی ہیں، ایک ایسا خیال جو آج کل مردوں میں بڑھ رہا ہے۔ 'مین لبریشن موومنٹ' ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی کیونکہ وارن فیرل اور دیگر بہت سے لوگ فیمینزم سے مایوس ہو گئے۔

نوے کی دہائی میں انٹرنیٹ آیا تو مردوں کے حقوق کے لیے کام کرنے والے سماجی کارکنوں نے آن لائن فورمز اور چیٹ رومز بنانے شروع کیے لیکن ابتدائی طور پر یہ گروپ اتنے بڑے نہیں تھے۔ رومانوی تعلقات بنانے میں مشکلات کا سامنا کرنے کے بعد ایک ہم جنس پرست خاتون طالبہ نے 'انسیلز' (incels) کے لیے پہلا آن لائن فورم بنایا۔ 'انسیلز' کا مطلب ہے وہ لوگ جو غیر ارادی طور پر تنہا ہیں اور رومانوی تعلقات نہیں بنا پاتے۔ اس فورم کے بانی نے 2018 میں بی بی سی کو بتایا کہ یہ جگہ سب کے لیے تھی لیکن جیسے جیسے فورم بڑھتا گیا اس کی نگرانی کم ہوتی گئی۔ آہستہ آہستہ گفتگو میں خواتین کے خلاف تعصب شامل ہونے لگا اور کچھ نئے گروہ بننے لگے جو 'انسیل' کا لفظ استعمال کرتے تھے۔ یہ فورم جس کا مقصد تعلقات کے مسائل پر بات کرنا تھا، ایسی جگہ بن گیا جہاں مرد اپنی تنہائی کا ذمہ دار عورتوں کو ٹھہرانے لگے۔ دوسری طرف 'پک اپ آرٹسٹ' (Pick Up Artist) فورمز وجود میں آئے جہاں مرد خواتین کو متوجہ کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال کرتے تھے۔ یہ لوگ خود کو 'ایلفا' (Alpha) کہتے تھے، جو مردانگی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ سائبر کرائم کی ماہر ڈاکٹر لیزا سوگیورا نے 'مینوسفیئر' (Manosphere) کی تاریخ پر ایک کتاب لکھی ہے، انھوں نے بی بی سی کو بتایا کہ ان فورمز میں بھی وقت کے ساتھ ساتھ خواتین کے خلاف نفرت انگیز خیالات جڑ پکڑنے لگے۔

فلم 'سکندر' بزنس کے لحاظ سے پانچویں نمبر پر آگئی

ریلیز کے آغاز سے ہی سست روی کی شکار فلم "سکندر" نے دنیا بھر سے 5 دنوں میں 169 کروڑ روپے کا بزنس کرنے میں کامیاب ہوگئی۔ بھارتی میڈیا کے مطابق فلم سکندر نے بزنس کے اعتبار سے کچھ مثبت اشارے دیئے ہیں۔ تامل ہٹ ڈریگن کو بھی کمائی کے لحاظ سے پیچھے چھوڑ دیا۔ پانچویں دن تک کی کارکردگی دیکھتے ہوئے دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ فلم سکندر پیر تک دنیا بھر میں 200 کروڑ کا ہدف پورا کر جائے گی۔ قبل ازیں خیال کیا جا رہا تھا کہ سلمان خان کی زندگی کی ناکام ترین فلم ثابت ہوگی جو بمشکل ہی 100 کروڑ کا ہندسہ عبور کر پائے گی۔ سلمان خان کی فلم عید الفطر میں ریلیز ہوئی جو رواں برس ریلیز والی دیگر فلموں کے بزنس کے لحاظ سے 5 ویں نمبر پر آگئی۔ کمائی کے اعتبار سے چھاوا، ایل 2، سان کرانتی اور گیم چینجرز اس وقت بھی فلم سکندر سے کہیں آگے ہیں۔ تاہم پروڈکشن ہاؤس کا دعویٰ ہے کہ آئندہ ایک ہفتے کے دوران یہ فلم چوتھے نمبر پر آجائے گی اور 300 کروڑ تک کا بزنس کر پائے گی۔ اگر فلم سکندر 300 کروڑ کا ہندسہ عبور کر بھی جائے تب بھی سلمان خان جیسے سپر اسٹار کے لیے یہ لمحہ فکر ہوگا۔

کیا اکشے کمار اور روینہ ٹنڈن کی 1995 میں شادی ہوئی تھی؟

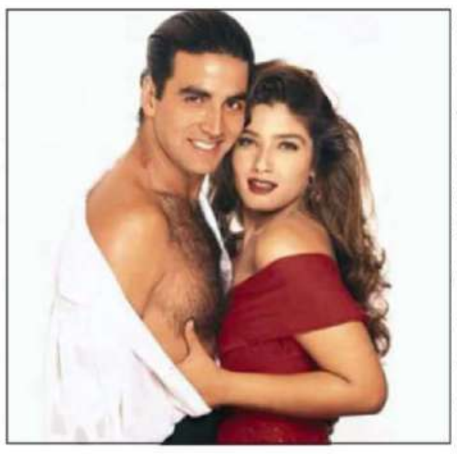

بالی وڈ کے بہت سے مداح جانتے ہیں کہ اکشے کمار اور روینہ ٹنڈن کی شادی ہونے والی تھی۔ ان کی منگنی ہو چکی تھی اور روینا نے مزید فلموں میں کام کرنا بند کر دیا تھا کیونکہ وہ باقی زندگی ایک روایتی بیوی کی طرح گھر میں گزارنا چاہتی تھیں۔ شوبز ویب سائٹ کوئی موئی کے مطابق بہت سے لوگوں کو پتا نہیں ہوگا، لیکن اطلاع کے مطابق اکشے نے روینا سے کہا کہ وہ اپنے کیریئر اور ان میں سے کسی ایک کو منتخب کریں۔ اس لیے منگنی کے بعد روینا نے بالی وڈ چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم اکشے کی مبینہ بے وفائی سے دونوں کا بریک اپ ہوگیا۔ روینا نے دعویٰ کیا تھا کہ اکشے کا ششمیتا سین اور ریکھا کے ساتھ افیئر تھا۔ 2014 میں سمی گریوال کے ساتھ ٹی وی شو 'رینڈیز وس' میں میزبان نے کہا کہ انہیں روینا کے قریبی ساتھیوں نے بتایا کہ 19 اپریل 1995 کو ایک فارم ہاؤس پر شادی کی تقریب ہوئی، تاہم روینا نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ 'یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں وہاں نہیں تھی۔' روینا نے کہا کہ 'وہاں منگنی کی تقریب تھی جس میں پنڈت پوجا کروا رہے تھے۔ اکشے کی اور میری فیملی دہلی سے آئی تھی۔ میرے سر پر لال دوپٹہ اوڑھا گیا، اور یہ شادی نہیں تھی۔' اس گفتگو میں روینا ٹنڈن نے بھی انکشاف کیا کہ جب انہوں نے فلموں میں دوبارہ کام کرنا شروع کیا تو اکشے کمار نے پھر کہا کہ وہ فلم انڈسٹری چھوڑ دیں۔ روینا کی انیل ٹھڈانی کے ساتھ شادی ہوئی، جبکہ اکشے کی راجیش کھنہ کی بیٹی ٹوئنکل کھنہ کے ساتھ 2001 میں شادی ہوئی۔ اکشے کے شلپا شیٹھی کے ساتھ افیئر کی بھی افواہیں گردش کرتی رہیں۔

'لاہور 1947' اسی سال ریلیز ہوگی: سنی دیول

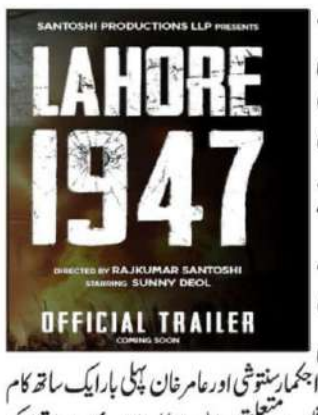

ممبئی: بالی ووڈ کے ماچو ہیرو سنی دیول کی فلم 'لاہور 1947' اس سال ریلیز ہوگی۔ عامر خان پروڈکشن کے بینر تلے بننے والی فلم 'لاہور 1947' حالیہ دنوں کے سب سے زیادہ منتظر پروجیکٹس میں سے ایک ہے۔ اس فلم میں تین لیجنڈز سنی دیول، راجکمار سنتوشی اور عامر خان پہلی بار ایک ساتھ کام کر رہے ہیں۔ شائقین اس فلم سے متعلق ہر اپڈیٹ کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں، کیونکہ سنی دیول ایک کے بعد ایک بڑے پروجیکٹ کر رہے ہیں۔ 'لاہور 1947' کے ساتھ سنی دیول اپنی بڑی فلموں کی فہرست میں ایک اور نام شامل کر رہے ہیں۔ اپنی آنے والی فلم 'جاٹ' کے ٹریلر لانچ کے دوران سنی دیول نے کہا کہ میں بڑے پروجیکٹس کرنا چاہتا تھا اور اب یہ ہو رہا ہے۔ 'لاہور 1947' اسی سال ریلیز ہو رہی ہے۔ سنی کی باتوں سے صاف ہے کہ وہ اس فلم کو لے کر کافی پرجوش ہیں۔

بالی وُڈ کی کون سی بڑی اور دلچسپی سے بھرپور فلمیں ریلیز ہونے والی ہیں؟

سال 2026 شائقین فلم کے لیے ایک دلچسپ اور پُرلطف برس ہونے جا رہا ہے کیونکہ انڈسٹری میں میتھالوجی، سیکوئلز اور ایکشن تھرلز سے بھرپور فلمیں لانے کا عزم ظاہر کیا جا رہا ہے۔

شوبز کی خبروں کی ویب سائٹ 'کوئی موئی' نے ایسی ہی کچھ فلموں کی فہرست پر مبنی ایک رپورٹ شائع کی ہے۔

بارڈر 2

فلم 'بارڈر' کی زبردست کامیابی کے بعد سنی دیول اپنے انتہائی متوقع سیکوئل 'بارڈر 2' کی تیاری میں مصروف ہیں۔

اس فلم کی مختصر جھلکیوں کے ساتھ سنی دیول نے پہلے ہی انڈسٹری میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ فلم نے ریٹرو سینما کے شائقین میں بے پناہ جوش پیدا کیا ہے۔

سنی دیول کے علاوہ اس فلم کی کاسٹ میں ورون دھون، دلجیت دوسانجھ اور آہان شیٹی بھی شامل ہیں۔

'کیسری' کے ہدایت کار انوراگ سنگھ کی ہدایت کاری میں بننے والی یہ فلم 23 جنوری 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہونے والی ہے، جو کہ انڈیا کا یوم جمہوریہ ہے۔

بھوت بنگلہ

بھوت بنگلہ بالی وڈ کی ہارر کامیڈی کی کیٹیگری میں ایک اور اضافہ ہے جس میں اکشے کمار نے مرکزی کردار ادا کیا ہے۔

'ہیرا پھیری' اور 'بھول بھلیاں' کی کامیابی کے بعد ہدایت کار پریہ درشن اور اکشے کمار اس فلم کے لیے دوبارہ اکٹھے ہوئے ہیں۔

گذشتہ برس دسمبر میں اس فلم کا پوسٹر جاری کیا گیا جس میں اکشے کمار کو دائیں ہاتھ میں لالٹین پکڑے دکھایا گیا تھا۔

اس پوسٹر کے مطابق فلم 2 اپریل 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز ہوگی۔

آوارہ پن

بالی وڈ کے اداکار عمران ہاشمی نے حال ہی میں سنہ 2007 کی کلٹ کلاسک 'آوارہ پن' کے سیکوئل کا اعلان کیا۔

اداکار نے اپنی سالگرہ پر انکشاف کیا کہ 'آوارہ پن 2' بالآخر آنے کو ہے۔

انہوں نے فلم کا ایک مختصر ٹیزر شیئر کیا جس میں خود کو کھردرے سے انداز میں دکھایا تھا۔

ٹیزر کے مطابق فلم 3 اپریل 2026 کو سینما گھروں کی زینت بنے گی۔

میڈاک یونیورس کی 2026 کی فلمیں

میڈاک فلمز نے سنہ 2026 میں دو بڑی فلمیں 'بھیڑیا 2' اور 'چامنڈا' ریلیز کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

'بھیڑیا 2' 14 اگست 2026 کو سینما گھروں میں ریلیز کی جائے گی۔

اس فلم میں ورون دھون کو ان کے مشہور ویئر وولف انداز میں واپس لانے کا بتایا گیا ہے۔

اس کے علاوہ 'چامنڈا' 4 دسمبر 2026 کو ریلیز ہونے والی ہے۔

اس فلم کے بارے میں زیادہ تر تفصیلات ابھی منظر عام پر نہیں ہیں۔

ان تمام فلموں کے ساتھ سال 2026 بالی وڈ کے لیے ایک سنگ میل کی حیثیت اختیار کرنے جا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

میں انڈہ بھی اُبال نہیں سکتی

کرینہ کپور

ممبئی: بالی ووڈ اداکارہ کرینہ کپور نے انکشاف کیا ہے کہ میں انڈہ بھی اُبال نہیں سکتی، سیف مجھ سے بہتر کک ہیں۔ بالی ووڈ کی مشہور اداکارہ کرینہ کپور خان نے انکشاف کیا ہے کہ وہ اور اُن کے شوہر اداکار سیف علی خان اب گھر پر خود کھانا پکانے لگے ہیں، مگر سیف اُن سے کہیں بہتر باورچی ہیں۔ یہ بات کرینہ نے اپنی غذائی ماہر رجوتا دیویکر کی نئی کتاب The Commonsense Diet کی تقریبِ رونمائی میں کہی۔ کرینہ کپور نے کہا کہ کام کے طویل دن کے بعد گھر کا پکا ہوا کھانا کسی نعمت سے کم نہیں، اب سیف اور میں خود بھی کھانا پکاتے ہیں اور ہمیں اس کا مزہ آنے لگا ہے، یہ ہماری زندگی کا حصہ بن گیا ہے، سیف مجھ سے کہیں بہتر کک ہیں، میں تو انڈہ بھی نہیں اُبال سکتی۔ 44 سالہ کرینہ نے کہا کہ کھانے کے معاملے میں زیادہ مسئلہ نہیں کرتی۔

اور کئی دنوں تک ایک ہی کھانے سے خوش رہتی ہوں، اگر 3 دن کھچڑی نہ کھاؤں تو مجھے اس کی طلب ہونے لگتی ہے، میرا خانساماں پریشان ہوتا ہے کیونکہ میں ایک ہی کھانا 10 سے 15 دن تک کھا سکتی ہوں، مجھے ہفتے میں 5 دن کھچڑی کھانے پر کوئی اعتراض نہیں، خاص طور پر اگر اس پر گھی کی ہلکی سی تہہ ہو۔ کرینہ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ کپور خاندان کو پایا سوپ بے حد پسند ہے، پایا سوپ ہمارے خاندان کے لیے سونے کی ڈش جیسی ہے، ہم سب اسے بہت پسند کرتے ہیں۔ مداحوں نے کرینہ کے اس انداز کو سراہا اور اسے سادگی میں خوشی کی بہترین مثال قرار دیا ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کا وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں چیلنج

اوقاف کا تحفظ ہمارا مذہبی فریضہ ہے::مولانا ارشد مدنی

نئی دہلی، 6اپریل (یواین آئی) جمعیۃ علماء ہند نے وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں آج رٹ پٹیشن داخل کردی ہے۔ جس میں عالت سے نوٹی فکیشن جاری کرنے پر روک لگانے کی درخواست کی گئی ہے۔ مرکزی حومت کی جانب سے پاس کئے گئے وقف ترمیمی قانون 2025 جسے گذشتہ شب صدر جمہوریہ کی جانب سے رضامندی بھی مل گئی یعنی کے قانون پر صدر جمہوریہ کی مہر لگ گئی اور اب یہ بہت جلد قانون کی شکل میں نافذ العمل ہوگا۔ صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا ارشد مدنی نے کہا ہے کہ ہم نے تو بہت پہلے ہی یہ اعلان کردیا تھا کہ اگر خدانخواستہ یہ بل قانون بن جاتا ہے تو ہم اس کو ملک کی سب سے بڑی عدالت میں چیلنج کریں گے چنانچہ بل پر صدر جمہوریہ کے دستخط کئے جانے کے فوراًبعد جمعیۃ علماء ہند نے اس کے خلاف آج رٹ پٹیشن داخل کردی ہے۔ جمعیۃ علماء ہند نے وقف ترمیمی قانون 2025 کے آئینی جواز کو سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا ہے، کیونکہ یہ قانون ملک کے اس آئین پر براہ راست حملہ ہے جو شہریوں کو نہ صرف یکساں حقوق فراہم کرتا ہے بلکہ انہیں وہ مکمل مذہبی آزادی بھی دیتا ہے یہ بل مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو چھین لینے کی دستور کے خلاف ایک خطرناک سازش ہے۔ اسی لیے ہم نے وقف ترمیمی قانون 2025 کو سپریم کورٹ میں چیلنج کردیا ہے اور جمعیۃ علماء ہند کی ریاستی اکائیاں بھی اس سلسلے میں اپنی اپنی ریاستوں کے ہائی کورٹ میں اس قانون کے آئینی جواز کو چیلنج کریں گی۔ ہمیں یقین ہے کہ جس طرح عدالتوں نے کئی مقدمات میں انصاف دیا ہے اسی طرح اس اہم اور خلاف آئین قانون میں بھی ہمیں انصاف ملے گا۔ مولانا مدنی نے وقف ترمیمی قانون کے خلاف سپریم کورٹ میں خود کو سیکولر کہنے والی پارٹیوں کو آئینہ دیکھاتے ہوئے کہا کہ ہم نے اپنے طور پر ہر ممکن کوشش کی اور اس کے لئے کئی مقامات پر تحفظ آئین ہند کانفرنسوں کا انعقاد بھی ہوا، تاکہ ان لوگوں کو جنہوں نے اقتدار کی ہوس میں

آئین کے رہنما اصولوں کو بھی فراموش کردیا ہے ان کے ضمیر کو بیدار کیا جائے، مگر افسوس وہی ہوا جس کا ڈر تھا خود کو سیکولر کہنے والی پارٹیوں نے اپنے اقتدار کی ہوس میں نہ صرف مسلمانوں کے مفادات کا سودا کرلیا بلکہ ملک کے آئین کو بھی اپنے پیروں تلے روند ڈالا انہوں نے اپنے چہروں سے نقاب خود الٹ دی ہے، اور پورے ملک کو اپنا اصلی چہرہ دکھادیا ہے۔ انہوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت کردیا ہے کہ انہیں ملک کے آئین اور سیکولرزم سے کچھ لینا دینا نہیں ہے انہیں اپنا سیاسی مفاد عزیز ہے اور اس کے لئے وہ کسی بھی سطح تک جاسکتے ہیں ،ان کا یہ کردار فرقہ پرستوں سے زیادہ خطرناک ہیں، کیونکہ دوست بن کر پیٹھ میں خنجر گھونپنے کا کام کیا ہے، منافق سے بہتر کھلا دشمن ہے۔ مولانا مدنی نے کہا کہ حکومت کا ساتھ دیکر ان نام نہاد سیکولر لیڈروں نے آئین اور سیکولرازم کے ساتھ جو گھنونا مذاق کیا ہے اس کے لئے ملک کے سیکولر عوام اور خاص طور پر مسلمان انہیں کبھی معاف نہیں کریں گے۔ مولانا مدنی نے ان تمام سیکولر لیڈروں کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس غیر آئینی بل کے خلاف رات گئے تک پارلیمنٹ میں موجود رہے اور اپنی تقریروں کے ذریعہ اس قانون کی ممکنہ تباہ کاریوں سے پوری قوم کو آگاہ بھی کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک کے ان تمام انصاف پسند لوگوں کے بھی شکرگزار ہیں جو پارلیمنٹ کے باہر اس بل کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے رہے، ایسا کرکے انہوں نے ثابت کردیا کہ آج بھی ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کا ضمیر زندہ ہیں اور جو غلط کو غلط کہنے کا حوصلہ کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ قانونی جدوجہد کے ذریعہ ہم اس ظالمانہ قانون کے نفاذ کو روکنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھیں گے اور خون کے آخری قطرہ تک آئین کی بالادستی، سیکولرازم، جمہوریت اور اوقاف کے تحفظ کے لئے قانونی اور جمہوری جدوجہد جاری رکھیں گے۔ یہ قانون ہمارے مذہبی امور میں ایک مداخلت ہی نہیں آئین کے ان رہنما اصولوں کے بھی خلاف ہے جس کے تحت ملک کے ہر شہری کو مکمل مذہبی آزادی دی گئی ہے انہوں نے کہا کہ یہ قانون مسلمانوں کی بہتری اور بھلائی کے لئے نہیں بلکہ ان کی مذہبی آزادی پر ایک سنگین حملہ ہے، ہمیں اللہ کی ذات پر کامل یقین ہے کہ دوسرے کئی اہم مقدمات کی طرح اس اہم مقدمہ میں بھی ہمارے ساتھ انصاف ہوگا کیونکہ یہ معاملہ مسلمانوں کی مذہبی آزادی کا ہی نہیں آئین کی بالادستی کا بھی ہے ۔جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے وقف ترمیمی قانون کی مختلف دفعات کو نا صرف چیلنج کیا ہے بلکہ قانون کو نافذ العمل ہونے سے روکنے کے لیئے عدالت سے عبوری درخواست بھی کی ہے، ترمیم ایکٹ کی دفعہ 1(2) کے تحت عدالت سے یہ درخواست کی گئی ہے۔ صدر جمعیۃ کی ہدایت پر ایڈوکیٹ آن ریکارڈ فضیل ایوبی نے پٹیشن داخل کی ہے جس میں تحریر ہے کہ یہ قانون غیر آئینی ہے اور وقف انتظامیہ اور وقف کے لیئے تباہ کن ہے، جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے داخل پٹیشن کا ڈائر ی نمبر 18261 / 2025 ہے۔ سول رٹ پٹیشن کے ساتھ ساتھ ایک عبوری عرضداشت (انٹریم اپیلیکشن) بھی داخل کی گئی ہے جس میں نوٹیفکیشن جاری کرنے سے مرکزی حکومت کو روکنے کی درخواست کی گئی ہے۔ پٹیشن میں وقف بائے یوزر کے عمل کو ختم کیئے جانے پر اعتراض کیا گیا ہے اور تحریر کیا گیا ہے کہ بابری مسجد رام جنم بھومی مقدمہ میں سپریم کورٹ نے وقف بائے یوزر کے تصور کو قبول کیا ہے جو ہندوستانی عدلیہ کا حصہ رہا ہے۔ بورڈ میں مسلم چیف ایگزیکیٹو آفیسر کی شرط کو ہٹانے کو بھی چیلنج کیا گیا ہے۔ اخیر میں پٹیشن میں تحریر ہے کہ غیر آئینی ترمیمات کی وجہ سے وقف ایکٹ 1955 کی بنیادوں کو نقصان پہنچا ہے اور یہ آئین ہند کی دفعات 14,15,16,25,26,,300A کی خلاف وزری ہے۔ معاملے کی نوعیت کے پیش نظر اس مقدمہ کی جلد از جلد سماعت کیئے جانے کے تعلق سے جمعیۃ علماء ہند کی لائحہ عمل تیار کیا جارہا ہے، ممکن ہے اگلے چند دنوں میں چیف جسٹس آف انڈیا سے مقدمہ کی جلد از جلد سماعت کیئے جانے کی گذارش کی جائے گی۔

حکومت وقف کو کنٹرول نہیں کرنا چاہتی، لیکن چاہتی ہے کہ جو لوگ اس کا انتظام کرتے ہیں وہ قانون کے دائرے میں رہ کر کام کریں: نڈا

نئی دہلی، 06اپریل (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے قومی صدر جے پی نڈا نے کہا کہ حکومت وقف بورڈ کو کنٹرول کرنے کی کوشش نہیں کررہی ہے بلکہ حکومت کا مقصد صرف اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اس کا انتظام کرنے والے لوگ قانون کے دائرے میں رہ کر کام کریں اتوار کو بی جے پی کے یوم تاسیس کے موقع پر پارٹی ہیڈکوارٹر میں پرچم کشائی کے بعد پارٹی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر نڈا نے کہا،" آج ہم بی جے پی کا 46واں یوم تاسیس منارہے ہیں۔ میری طرف سے اور پارٹی کے کروڑوں کارکنوں کی طرف سے، میں آپ سب کو یوم تاسیس کی بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں۔

انہوں نے کہا کہ مسٹر شیاما پرساد مکھرجی نے پنڈت جواہر لال نہرو کی کابینہ سے اس یقین سے متاثر ہوکر استعفیٰ دیا تھا کہ ایک ملک دو قانون اور دو آئین کے تحت نہیں چل سکتا۔ انہوں نے کہا،" ہمارا سفر 1951 میں شروع ہوا، اور 1953 میں انہوں نے ستیہ گرہ میں حصہ لیا اور سری نگر جیل میں پر اسرار حالات میں انتقال کر گئے۔ ان کی موت کی تحقیقات کے لیے ان کی والدہ کی اپیل کے باوجود، مسٹر نہرو نے ان کی درخواست کو نظر انداز کیا۔ تاہم، ہمارے سرشار کارکنوں نے لڑائی کو آگے بڑھانے کا عزم کیا۔" انہوں نے کہا،" ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہماری سیاسی تحریک کا سفر 1951 میں بھارتیہ جن سنگھ کے طور پر شروع ہوا، سیاسی حالات کو دیکھتے ہوئے، ہم نے 1977 میں کچھ عرصے کے لیے جنتا پارٹی میں شمولیت اختیار کی اور 1980 میں اپنے نظریاتی اختلافات کے سبب ہم نے اس تحریک کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے نام سے آگے بڑھایا۔" وقف ترمیمی قانون کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا،" ہم وقف بورڈ کو کنٹرول کرنے کی کوشش نہیں کررہے ہیں۔ ہمارا مقصد صرف اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ اس کا انتظام کرنے والے قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے کام کریں اور قائم کردہ قواعد پر عمل کریں۔ وقف بورڈ کے اثاثے اور فنڈز مسلم کمیونٹی کے لیے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال اور روزگار کے مواقع کو فروغ دینے کے لیے وقف کیے جائیں گے۔" انہوں نے کہا کہ شاہ بانو کیس میں راجیو گاندھی حکومت مسلم کمیونٹی کے کچھ طبقوں کے دباؤ کے تحت خوشامد کی سیاست کے سامنے جھک گئی۔ سپریم کورٹ کی طرف سے مسلم خواتین کی آزادی کے مطالبے کے باوجود فیصلہ کن اقدام کرنے کی کسی میں ہمت نہیں تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ زیادہ تر مسلم اکثریتی ممالک نے پہلے ہی تین طلاق کی روایت کو ختم کردیا تھا، پھر بھی یہ ہندوستان میں جاری رہی۔ انہوں نے کہا کہ آخر کار وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی نے تین طلاق کو ختم کرکے ایک تاریخی قدم اٹھایا، اس طرح مسلم خواتین کو بااختیار اور خود مختار بنایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکز کی بی جے پی حکومت نے کئی تاریخی فیصلے کئے ہیں، جن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ انہوں نے کہا، " 1987-88 میں پالم پور کنونشن میں اڈوانی جی کی صدارت میں ایک قرارداد پاس کی گئی تھی کہ ہم رام جنم بھومی مندر کی تعمیر کی راہ ہموار کریں گے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک طویل جدوجہد کے بعد آج ایک عظیم الشان رام مندر تعمیر کیا گیا ہے۔ 1965 میں پنڈت دین دیال اپادھیائے جی نے انٹیگرل ازم پر ایک تقریر کی۔" انہوں نے کہا کہ" اس وقت ہمارا مذاق اڑایا گیا تھا کیونکہ یہ تصور سے باہر تھا کہ کارل مارکس کی عینک سے دیکھنے والے لوگ انٹگرل ہیومنزم کے بارے میں سوچ سکتے ہیں اور کانگریس کا بتدریج نظریاتی زوال شروع ہو چکا تھا"۔ انہوں نے کہا،" بی جے پی نے انٹیگرل ہیومنزم کو آگے بڑھایا ہے اور مسٹر مودی کی قیادت میں، انتو دیا کو" سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا پریاس، سب کا وشواس" کی شکل میں آگے بڑھایا گیا ہے۔ ہم ووٹ کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں گئے، ہم نے اقتدار حاصل کرنے کے لیے اپنے نظریے پر سمجھوتہ نہیں کیا۔ انہوں نے کہا،" بی جے پی واحد سیاسی جماعت ہے جس نے اپنی نظریاتی بنیاد کو برقرار رکھا ہے اور اسی کی طاقت پر آگے بڑھ رہی ہے۔ ہم اپنے آپ کو ملک کی تعمیر نو میں ایک سیاسی تحریک کے طور پر اس سفر میں شامل کرتے ہیں۔"

وقف ترمیمی قانون کے نام پر مسلمانوں کو ڈرا رہا ہے راشٹریہ جنتا دل: منگل پانڈے

پٹنہ، 06اپریل (یواین آئی) بہار کے صحت اور قانون کے وزیر اور بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سابق ریاستی صدر منگل پانڈے نے کہا ہے کہ خوشامدی پالیسی کے ذریعے صرف ووٹ بینک کے طور پر مسلمانوں کو استعمال کرنے والا راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) ایک بار پھر ترمیم شدہ وقف قانون کے نام پر مسلمانوں کو خوفزدہ کر رہا ہے۔ مسٹر پانڈے نے اتوار کو کہا کہ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے منظو اور صدر جمہوریہ کے ذریعہ منظور کئے گئے وقف قانون کو اقتدار میں آکر نافذ نہ کرنے کا اعلان کرنے والے اپوزیشن لیڈر تیجسوی پرساد یادو کی نیت بہار کی 73 فیصد پسماندہ مسلم آبادی کے حقوق سلب کرنے کی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ لالو خاندان آخر کب تک مسلمانوں کو صرف ووٹ بینک کیلئے ڈراتا رہے گا؟ وزیر نے کہا کہ صرف ووٹوں کی خاطر آر جے ڈی، کانگریس، سماج وادی پارٹی، ترنمول کانگریس اور بائیں بازو کی جماعتیں مسلمانوں کو خوفزدہ اور اشتعال انگیز بیانات کے ذریعے گمراہ کرتی رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شہریت ترمیمی قانون (سی اے اے) کے وقت بھی یہی جماعتیں پورے ملک میں افواہیں پھیلا کر مسلمانوں کو غلط معلومات دیتی رہیں،

سی پی آئی نے وقف قانون پر مہا گٹھ بندھن کی میٹنگ بلانے کا مطالبہ کیا

پٹنہ، 06اپریل (یواین آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) نے ترمیم شدہ وقف قانون سے پیدا شدہ صورتحال پر غور کے لیے مہا گٹھ بندھن کی ایک اہم میٹنگ بلانے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس مقصد کے لیے پارٹی نے تمام اتحادی جماعتوں کو خط لکھا ہے۔ سی پی آئی کے ریاستی سکریٹری رام نریش پانڈے نے اتوار کو بتایا کہ مرکزی حکومت نے جو ترمیم شدہ وقف قانون نافذ کیا ہے، وہ مذہبی اداروں کی خودمختاری کو ختم کرنے کی کوشش ہے، جس پر مہا گٹھ بندھن کو ایک ساتھ آکر گفتگو کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی)، کانگریس، سی پی ایم، اور سی پی آئی ایم ایل کو خط بھیجا گیا ہے، تاکہ مشترکہ حکمت عملی بنائی جا سکے۔ رام نریش پانڈے نے اپنے خط میں لکھا کہ قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) حکومت کی طرف سے بنایا گیا ترمیمی وقف قانون مکمل طور پر غیر آئینی ہے، کیونکہ یہ چنندہ پابندیاں لگا کر آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی یہ قانون آرٹیکل 25 اور 26 کی بھی خلاف ورزی کرتا ہے، جو ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اپنے مذہبی ادارے چلانے کی آزادی دیتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ترمیمی قانون ایک طرف فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھانے کا خطرہ رکھتا ہے، تو دوسری طرف معاشی بحران اور بے روزگاری جیسے اصل مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے ایک گمراہ کن حکمت عملی ہے۔ سی پی آئی کے رہنما نے کہا ہے کہ وقف قانون میں ترمیم اقلیتی برادری کے آئینی و مذہبی حقوق پر براہِ راست حملہ ہے، جو زمین پر قبضے کی راہ ہموار کرتا ہے۔ سی پی آئی کے ریاستی سکریٹری رام نریش پانڈے نے کہا کہ وقف بنانے کے لیے نئی اہلیت کی شرط، جیسے کہ پانچ سال تک اسلام پر عمل پیرا ہونا، ایک متعصبانہ اور من مانا اصول ہے، جو ہندوستان کی سیکولر شناخت کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وقف کونسل کی تشکیلِ نو اقلیتی اداروں میں غیر ضروری مداخلت کی ایک مثال ہے۔ یہ قانون جھوٹی کہانیوں کو تقویت دیتا ہے کہ وقف جائیدادیں ناجائز ہیں اور اقلیتوں کو ان کے اپنے ملک سے الگ تھلگ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ رام نریش پانڈے نے متنبہ کیا کہ سی پی آئی کی صاف سمجھ ہے کہ اگر اس قسم کی مداخلت کا راستہ کھلا، تو آئندہ چرچ، گردوارے، مندر اور دیگر مذہبی اداروں کو بھی حکومت کی نگرانی میں لانے کی خطرناک نظیر قائم ہوسکتی ہے۔ انہوں نے اپنے خط میں مزید لکھا کہ اس سنگین صورتِ حال میں کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا تمام مذہبی اداروں کے لیے برابری اور غیر جانبداری کو یقینی بنانے، اور ہندوستان کے سیکولر اقدار کو بچانے کے لیے ریاست کے مہاگٹھ بندھن کے اتحادی جماعتوں کی ایک ہنگامی میٹنگ بلانے کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔

ہندوستان کی پارلیمنٹ نے حالیہ برسوں میں متعدد بل منظور کیے ہیں جو سماجی انصاف اور سلامتی کو فروغ دیتے ہیں : برلا

نئی دہلی/ تاشقند، 6اپریل (یواین آئی) لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے آج ہندوستان کے آئین کی جامع اور فلاحی نوعیت پر روشنی ڈالی اور کہا کہ" تمام شہریوں کے ساتھ مساوی سلوک کرنے، انہیں مساوی مواقع فراہم کرنے اور محروم اور پسماندہ طبقات کے لوگوں کو ترقی کے مرکزی دھارے سے جوڑنے کا جذبہ ہندوستانی آئین میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ تاشقند، ازبکستان میں بین پارلیمانی یونین (آئی پی یو) کی تاریخی 150ویں اسمبلی میں" سماجی ترقی اور انصاف کے لیے پارلیمانی کوششوں" کے موضوع پر کلیدی خطبہ دیتے ہوئے مسٹر برلا نے کہا کہ" ہندوستان کی پارلیمنٹ نے حالیہ برسوں میں متعدد بل منظور کیے ہیں جو سماجی انصاف اور سلامتی کو فروغ دیتے ہیں اور تمام طبقات کی شمولیت کو فروغ دیتے ہیں۔" معاشرے کے کمزور طبقوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے پارلیمنٹ کے عزم کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ معذور افراد کے حقوق ایکٹ -2016، ٹرانس جینڈر پرسنز (حقوق کے تحفظ) ایکٹ، 2019 اور ناری شکتی وندن ایکٹ -2023 جیسے قوانین معاشرے کے تمام طبقوں کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔ اس تناظر میں مسٹر برلا نے غیر منظم شعبے کے مزدوروں کی فلاح و بہبود اور سماجی تحفظ کے لیے پارلیمنٹ کے ذریعے منظور کیے گئے نئے لیبر قوانین اور ضابطوں کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے آئی پی یو اسمبلی میں شرکت کرنے والے شرکاء کو رام نومی کی مبارکباد بھی پیش کی۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ ہندوستان کی پارلیمنٹ نے انصاف اور قانون کی حکمرانی کو ترجیح دیتے ہوئے کئی اقدامات کیے ہیں، مسٹر برلا نے کہا کہ" انڈین پینل کوڈ کو انڈین جوڈیشل کوڈ سے بدل کر، ہندوستان نے انصاف کی بالادستی قائم کی ہے"۔ ترقی اور سماجی انصاف کے اہداف کو حاصل کرنے میں پارلیمانی کمیٹیوں کی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے لوک سبھا اسپیکر کہا کہ مختلف پارلیمانی کمیٹیاں جنہیں ہم منی پارلیمنٹ بھی کہتے ہیں، پارلیمنٹ اور حکومت کی کوششوں کی تکمیل کے لیے کام کرتی ہیں۔ انہوں نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ سماجی انصاف اور بااختیار بنانے کی کمیٹی؛ خواتین کو بااختیار بنانے کی کمیٹی، لیبر اینڈ اسکل ڈویلپمنٹ کمیٹی اور دیگر متفرق کمیٹیاں فلاحی پروگراموں کی نگرانی کرتی ہیں تاکہ اسکیموں کو موثر اور جوابدہ طریقے سے نافذ کیا جاسکے۔ مسٹر برلا نے زور دے کر کہا کہ حکومت ہند انسانی ترقی کے کلیدی اشاریوں کے لیے مقرر کردہ اہداف کو حاصل کرنے کے لیے تندہی سے کام کررہی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے خاص طور پر ذکر کیا کہ" دنیا کی سب سے بڑی ہیلتھ انشورنس اسکیم، آیوشمان بھارت پردھان منتری۔ جن آروگیہ یوجنا (پی ایم جے وائی اے) کے تحت ہندوستان کی معاشی طور پر پسماندہ آبادی کے 40 فیصد افراد کو مفت ہیلتھ انشورنس کی سہولت فراہم کی جارہی ہے۔" وزیراعظم نریندر مودی کی مضبوط اور دور اندیش قیادت کی تعریف کرتے ہوئے لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ وزیراعظم مودی کی اہل قیادت میں ہندوستان گزشتہ دہائی میں 105 فیصد جی ڈی پی کی ترقی کے ساتھ دنیا کی سب سے تیز رفتار ترقی کرنے والی بڑی معیشت ہے اور ترقی یافتہ ہندوستان-2047 کے ہدف کی طرف تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔" مسٹر برلا نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان دنیا کی پانچویں سب سے بڑی معیشت ہے اور تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کی راہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان جدت طرازی، اے آئی، اسٹارٹ اپس، خلائی اور دفاعی ٹیکنالوجی، آئی ٹی، فنٹیک، فارما اور دیگر شعبوں میں دنیا کی قیادت کر رہا ہے۔ مسٹر برلا نے امید ظاہر کی کہ آئی پی یو اسمبلی میں ہونے والی بات چیت سے تمام مندوبین کو ایک نیا نقطہ نظر ملے گا اور دنیا بھر کی پارلیمانوں کو ایک منصفانہ، جامع اور خوشحال معاشرے کی تعمیر کے لیے ٹھوس قدم اٹھانے میں مدد ملے گی۔ موجودہ عالمی نظام میں آئی پی یو کے کردار کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ آئی پی یو عالمی پارلیمانی تعاون میں نئی جہتیں شامل کررہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ 150ویں آئی پی یو اسمبلی کے لیے منتخب کیا گیا تھیم ہندوستانی ثقافت، روایت اور فلسفہ زندگی میں سرایت شدہ 'واسودھیو کٹمبکم' کے جذبے کی توسیع ہے۔ ہندوستان اور ویتنام اپنے وژن اور مشترکہ ترقی کے اہداف کی طاقت پر پائیدار ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ 150ویں آئی پی یو چوٹی کانفرنس کے موقع پر لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے ویتنام کی قومی اسمبلی کے صدر محترم مسٹر تران تھانہ مان سے ملاقات کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مسٹر برلا نے اپریل 2022 میں ہندوستان اور ویتنام کے درمیان سفارتی تعلقات کی 50ویں سالگرہ کے موقع پر اپنے ویتنام کے دورے کا ذکر کیا۔ انہوں نے دونوں ممالک کے درمیان قریبی ثقافتی اور تاریخی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ برسوں میں اعلیٰ سطحی بات چیت کے ذریعے دونوں ممالک نے اپنے رشتے مزید مضبوط کئے ہیں۔

مودی نے تمل ناڈو میں پمبن پل کا افتتاح کیا

وزیراعظم نریندر مودی نے کہا مرکزی حکومت نے 10 سالوں میں تمل ناڈو کو زیادہ فنڈ مختص کیا

رامیشورم، 6 اپریل (یواین آئی) وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو رام نومی کے موقع پر رامیشورم جزیرے اور تمل ناڈو کی سرزمین کو جوڑنے والے نئے تعمیر شدہ پمبن پل کا افتتاح کیا۔ مسٹر مودی نے رامیشورم اور تامبرم کے درمیان ایک نئی ٹرین سروس کو بھی جھنڈی دکھائی اور مختلف نئے پروجیکٹوں کا آغاز کیا۔ اس کے علاوہ جب مسٹر مودی نے کوسٹ گارڈ کے جہاز کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا تو پل کا ورٹیکل لفٹ اسپین اوپر اٹھ گیا۔ اس تاریخی لمحے میں وزیراعظم نے پمبن سے ہی پل کے ورٹیکل لفٹ میکانزم کو ریموٹ سے چلایا اور نئے پل اور رامیشورم۔ تمبرم ایکسپریس کے خصوصی افتتاح اور کوسٹ گارڈ کے جہاز کو جھنڈی دکھا کر نئے پل کے ورٹیکل لفٹ اسپین کا افتتاح کیا۔ جو ملک میں اپنی نوعیت کا پہلا ہے۔ رامیشورم کو سرزمین سے جوڑنے والا پمبن پل نہ صرف نقل و حمل کو فروغ دے گا بلکہ عالمی سطح پر ہندوستانی انجینئرنگ کے کمال کو بھی ظاہر کرے گا۔ یہ بیک وقت ایک اہم ٹرانسپورٹ لنک اور ثقافتی علامت دونوں کے طور پر کام کرے گا۔ رامائن کے مطابق بھگوان رام نے رامیشورم کے نزدیک دھنشکوڈی سے سری لنکا تک ایک پل کی تعمیر شروع کی تھی۔ پرانا پمبن پل ایک زمانے میں پمبن جزیرے کی یاترا کرنے والے تیرتھ یاتریوں کے لیے ایک اہم لنک کے طور پر کام کرتا تھا۔ اب، جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ نیا پابن پل زیادہ سہولت اور بھرپور روحانی تجربہ فراہم کرے گا۔ پانچ سو پچاس کروڑ روپے سے زیادہ کی لاگت سے بنایا گیا، یہ ہندوستان کا پہلا ورٹیکل سی لفٹ برج ہے۔ دو اعشاریہ دو کلومیٹر پر محیط اس پل میں 99 اسپین اور 72.5 میٹر لمبا ورٹیکل لفٹ اسپین ہے، جسے 17 میٹر تک اٹھایا جاسکتا ہے، جس سے بڑے جہازوں کے ہموار گزرنے کو یقینی بنایا جا سکتا ہے، جبکہ ٹرینوں کے بلاتعطل آپریشن کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ اس پل میں سٹینلیس سٹیل کی کمک، اعلیٰ درجے کا پینٹ اور مکمل طور پر ویلڈیڈ جوائنٹس ہیں، جو دیکھ بھال کی ضروریات کو کم کرتے ہوئے پائیداری کو بڑھاتے ہیں۔ اس کی فاؤنڈیشن کو 333 پائل اور 101 پائرز/ پائل کیپس سے سپورٹ حاصل ہے، جو کہ دوہری ریل پٹریوں اور مستقبل میں توسیع کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ پولی سلوکسین پینٹ کا استعمال اسے زنگ سے بچاتا ہے، سخت سمندری ماحول میں لمبی عمر کو یقینی بناتا ہے۔ یہ پل روایت اور ٹیکنالوجی کا ایک شاندار امتزاج ہے۔ نئے پمبن پل کے افتتاح کے ایک حصے کے طور پر وزیراعظم نے رامیشورم۔ تمبرم ایکسپریس کو بھی جھنڈی دکھا کر روانہ کیا، جو چنئی کے مقدس شہر رامیشورم اور تمبرم کے درمیان ریل رابطے کو بڑھادے گی۔ نئے پمبن پل کے علاوہ، وزیراعظم نے تمل ناڈو میں کئی تبدیلی والے سڑکوں کے منصوبوں کا بھی افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا، جس میں قومی شاہراہ (این ایچ)-40 کے والاجہ پیٹ/ رانیپیٹ۔ تمل ناڈو/ آندھرا پردیش کے سرحدی حصے کو 04 لین کرنے کا سنگ بنیاد رکھنا اور سڑکوں کے پروجیکٹوں کو قوم کے نام وقف کرنا شامل ہے۔ تمل ناڈو کے حکمراں دراوڑ منیترا اکزگم (ڈی ایم کے) کے بار بار لگائے جانے والے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہ مرکز نے کچھ نہیں کیا اور تمل ناڈو کو نظر انداز کیا گیا، وزیراعظم نریندر مودی نے اتوار کو کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی قیادت والی قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) نے گزشتہ تمام حکومتوں میں ریاست کو زیادہ سے زیادہ فنڈز فراہم کیے ہیں۔ مسٹر مودی کے نئے مشہور پمبن ریل برج کا افتتاح کرنے اور 8,300 کروڑ روپے کے نئے سڑک اور ریل پروجیکٹوں کا آغاز کرنے کے بعد انہوں نے کہا کہ مختص میں پچھلی حکومت کے مقابلے تین گنا اضافہ ہوا ہے، جب کہ 10 سالوں میں ریلوے پروجیکٹوں کے لیے مختص رقم میں سات گنا اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے ریاستی حکومت سے علاقائی زبان تمل میں میڈیکل کورس شروع کرنے کی بھی اپیل کی۔ تمل میں وناکم (استقبال) سے اپنی تقریر

ڈبل انجن والی حکومت میں بھی خواتین اور بچوں کے خلاف جرائم بڑھ رہے ہیں: یادو

نئی دہلی، 06اپریل (یواین آئی) دہلی پردیش کانگریس کے صدر دیویندر یادو نے خواتین اور بچوں کے خلاف بڑھتے جرائم پر دہلی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ انتہائی تشویشناک بات ہے کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی ڈبل انجن حکومت دار الحکومت میں خواتین اور بچوں کے خلاف بڑھتے ہوئے جرائم کو روکنے میں بری طرح ناکام ہورہی ہے، جس میں عصمت دری اور قتل شامل ہیں۔ مسٹر یادو نے میڈیا والوں کو بتایا کہ وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا جرائم کے اعداد و شمار پر قابو پانے کے لیے سخت قدم اٹھائے بغیر بڑی بڑی باتیں کررہی ہیں، جس کی وجہ سے لوگ اب دن کے وقت بھی گھروں سے باہر نکلنے سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دہلی میں بی جے پی کی حکومت بننے کے فوراً بعد مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے وزیر اعلیٰ، پولیس کمشنر اور دیگر اعلیٰ حکام کے ساتھ دہلی میں بڑھتے ہوئے جرائم پر قابو پانے کے لیے فوری اقدامات کرنے کی ضرورت پر میٹنگ کی تھی، لیکن میٹنگ کے تقریباً دو ماہ گزرنے کے بعد بھی جرائم میں اضافہ ہوا ہے اور نہ ہی حکومت اور نہ ہی پولیس مجرموں کی بے لگام مجرمانہ سرگرمیوں پر قابو پانے میں کامیاب ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی نہ صرف دنیا کا سب سے آلودہ شہر بن گیا ہے بلکہ سب سے زیادہ جرائم سے متاثرہ شہر بھی بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی راجدھانی میں خواتین کس طرح غیر محفوظ محسوس کرتی ہیں اس کا ثبوت اعداد و شمار سے ملتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں خواتین کے خلاف جرائم کی قومی اوسط 4.66 فیصد ہے، وہیں دہلی میں یہ شرح 144 ہے، جو حیران کن ہے۔ دہلی اب جرائم میں بھی پہلے نمبر پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچوں کے خلاف جرائم میں بھی دہلی 134 فیصد کے ساتھ سرفہرست ہے، جبکہ قومی اوسط صرف 36 فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہلی نے بھی بزرگوں کے خلاف جرائم میں 144 فیصد ریکارڈ قائم کیا ہے، جب کہ قومی اوسط صرف 5.7 فیصد ہے، جس میں لوگ چھیننے، ڈکیتی، قاتلانہ حملوں، خواتین اور نابالغوں پر جنسی حملوں کا شکار ہورہے ہیں۔

بہار کی مرکزی یونیورسٹیوں میں شعبہ اردو کا قیام ضروری: زین شہاب عثمانی

نئی دہلی/ پٹنہ، 6 اپریل (یواین آئی) بہار میں دوسری سرکاری زبان کے طور پر تسلیم شدہ اردو زبان کو نظر انداز کیے جانے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے سماجی کارکن اور ماہر تعلیم زین شہاب عثمانی نے کہا کہ یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ ریاست کی باوقار مہاتما گاندھی سنٹرل یونیورسٹی اور جنوبی بہار سنٹرل یونیورسٹی میں ابھی تک اردو کا شعبہ قائم نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار میں اردو بولنے اور پڑھنے والوں کی تعداد کروڑوں میں ہے اور یہ زبان ریاست کی ثقافتی اور لسانی وراثت کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ اس کے باوجود ریاست کی مرکزی یونیورسٹیوں میں اردو کے مطالعہ اور تحقیق کے لیے کوئی مناسب انتظامات نہیں کیے گئے ہیں جو کہ نہ صرف زبان کی ترقی میں رکاوٹ ہے بلکہ اردو میڈیم سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہشمند طلبہ کے لیے بھی ایک بڑا مسئلہ ہے۔ زین شہاب عثمانی نے کہا کہ" یونیورسٹیوں کو قائم ہوئے ایک دہائی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، لیکن اردو کے شعبہ جات کے قیام کے لیے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت اور یونیورسٹی انتظامیہ اس اہم مسئلے پر سنجیدہ نہیں ہے،" انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ اردو کے نام پر کام کرنے والی تنظیمیں صرف ثقافتی پروگراموں، شعری محافل اور سیمینار تک محدود ہیں، جبکہ انہیں اردو کی تعلیم اور اس کی ادارہ جاتی ترقی کے لیے کوششیں کرنی چاہئیں۔ لیکن ان کی طرف سے اس معاملے پر کوئی ٹھوس اقدام نہیں کیا گیا۔

صدیقی نے اے آئی ایم پی ایل بی پر پابندی کا مطالبہ کیا

نئی دہلی، 06اپریل (یواین آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے اقلیتی محاذ کے قومی صدر جمال صدیقی نے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ (اے آئی ایم پی ایل بی) کو دہشت گردوں کا حامی قرار دیتے ہوئے وزارت داخلہ سے اس کی تحقیقات کرنے، کارروائی کرنے اور پابندیاں لگانے کا مطالبہ کیا ہے۔ کلین اوکھلا گرین اوکھلا نے اتوار کو شاہین باغ، اوکھلا میں پارلیمنٹ کے ذریعہ وقف ترمیمی بل کی منظوری اور صدر دروپدی مرمو کی منظوری اور قانون کی حمایت کا جشن منانے کے لیے تھینکس گیونگ پد یاترا نکالی۔ اس مارچ میں شریک کارکنوں نے اے آئی ایم پی ایل بی کے تحقیقات کا مطالبہ کیا۔ مسٹر صدیقی نے اس پد یاترا میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تنظیم کے آرگنائزر شہزاد علی ادریسی نے بتایا کہ تنظیم کے عہدیداروں نے وقف ترمیمی قانون کی حمایت میں مسٹر صدیقی کے ذریعے وزیراعظم نریندر مودی کو شکریہ کی تجویز بھیجی ہے۔ اس موقع پر مسٹر صدیقی نے وقف قانون کی ستائش کی اور اسے مسلمانوں کے حق میں قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ" مسلمان ہمیشہ حکومت کے اچھے فیصلوں کا خیر مقدم کرتے ہیں، ہم یہاں یہ پیغام دینے آئے ہیں کہ جس شاہین باغ کو بدنام کیا گیا، وہ بھی اس فیصلے کے ساتھ ہے۔" انہوں نے کہا کہ وقف قانون پوری طرح مسلمانوں کے حق میں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اے آئی ایم پی ایل بی جیسی تنظیمیں دہشت گردوں کی حمایت کرتی ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ وزارت داخلہ ان کی تحقیقات کرے اور پھر ان کے خلاف کارروائی کی جائے اور ان جیسی تنظیموں پر بھی پابندی لگائی جائے۔ اس موقع پر بی جے پی اقلیتی مورچہ کے قومی نائب صدر ایس ایم اکرم، کمال بابر، حاجی عارف، فیروز خان اور تنظیم کے دیگر عہدیداران موجود تھے۔

صلاح الدین ایوبی میموریل اردو ہائی اسکول اور جونیئر کالج میں سائنسی نمائش

۱۵ اپریل ۲۰۲۵ کو صلاح الدین ایوبی میموریل اردو ہائی اسکول اور جونیئر کالج میں ایک شاندار سائنسی نمائش کا انعقاد کیا گیا، جس میں گیارہویں جماعت کے طلباء نے فزکس، کیمسٹری، بایولوجی، ماحولیاتی سائنس (EVS) اور انفارمیشن ٹیکنالوجی (IT) کے شعبوں میں اپنی تخلیقی اور جدید منصوبوں کا نمائش کی۔ اس پروگرام کا آغاز پرنسپل محترمہ ڈاکٹر عطیہ خان صاحبہ کے افتتاحی خطاب سے ہوا، جنہوں نے سائنسی تحقیق کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور اس نمائش کے ذریعے طلباء میں سائنسی سوچ اور تخلیقی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کی اہمیت بیان کی۔ نمائش کے ججز میں بایولوجی لیکچرار دہادرے سر، اور فزکس لیکچرار اشتیاق سر شامل تھے، جنہوں نے طلباء کے پروجیکٹس کا گہرائی سے جائزہ لیا اور انہیں اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔ اس موقع پر اسکول کی انتظامیہ کے معزز اراکین بھی موجود تھے، جن میں چیئرمین جناب مشیر احمد شیخ، D.El.Ed کے چیئرمین محترم ڈاکٹر مقیم جامئی سر، PWA کے خازن جناب راشد خان سر صلاح الدین ایوبی میموریل انگلش ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے پرنسپل محترم خان ریان سر اور شیخ ابو امامہ اور محترمہ عائشہ شیخ شامل تھے۔ ان کی موجودگی نے تقریب کو مزید اہمیت دی اور ادارے کی بھرپور حمایت کا اظہار کیا۔ سر آئزیک نیوٹن کے گرتے ہوئے سیب کے تجربے پر ایک چھوٹی کہانی کا عمل (Mime Act) طلباء کے ذریعے پیش کیا گیا۔ انعام یافتگان کو اور تمام شرکاء نمائش کو دل کی عمیق گہرائیوں سے مبارکباد۔ تمام اساتذہ کرام کی محنت کو خراج تحسین، جنہوں نے محنت اور لگن سے طلباء کی رہنمائی کرتے ہوئے پروگرام کو کامیابی سے ہم کنار کیا۔ اس پروگرام کی کامیاب میزبانی محترمہ ثمرین مومن نے کی، جنہوں نے پروگرام کو دلچسپ اور معلوماتی بنایا، اور اس کے اختتام پر محترم ارشاد خان سر نے تمام شرکاء، اساتذہ اور مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تقریب کا اختتام کی۔